ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
16
www.tanzeem.org
11 تا 17 رجب المرجب 1437ھ/ 19 تا 25 اپریل 2016ء

اللہ کی طرف رجوع

خوب غور و فکر کر لو کہ اس راہ پر چلنا ہے اور ضرور چلنا ہے تو اپنے اندر چند خصوصیات لازماً پیدا کرنا ہوں گی اور ان میں سے سب سے پہلی خصوصیت طلب صادق اور اللہ کی طرف رجوع ہے، تبھی راستہ کھلے گا۔ پھر ہی توفیق ملے گی۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے ارد گرد لاکھوں آدمی بستے ہیں جن کے لیے نماز پڑھنا، روزے رکھنا بہت مشکل ہے اور آپ کے لیے آسان ہے۔ آپ میں طلب صادق پائی گئی تو یہ کام آپ کے لیے آسان کر دیئے گئے۔ جس طرح نماز پڑھنا آسان ہے اسی طرح دین کے دوسرے تقاضے پورے کرنا بھی آسان ہے بشرطیکہ ان کے لیے بھی طلب صادق ہو۔ دین کے جن شعبوں کے لیے طلب صادق نہیں وہی مشکل محسوس ہوتے ہیں۔ جن کے لیے طلب صادق ہمہ گیر تھی وہاں باپ بیٹے کو کہتا ہے کہ مجھے اللہ کے راستے میں قربان ہونے دو...... بیٹا باپ کو کہتا ہے کہ مجھے شہادت درکار ہے، مجھے جانے دو...... وہاں باپ بیٹا جھگڑ رہے ہیں شہادت کے لیے...... ان کے لیے جتنا نماز کے لیے سر جھکانا آسان تھا اتنا ہی راہ حق میں سر کٹانا آسان تھا۔ دین کی راہ...... کوئی مشکل راہ نہیں...... البتہ اگر طلب صادق نہیں اور رجوع الی اللہ نہیں تو پھر توفیق بھی نہیں۔ نتیجتاً راہِ حق میں ایک قدم بھی نہیں اُٹھ سکتا۔

ڈاکٹر نذیر شہید

اس شمارے میں

ٹک ٹک دیدم، دم نہ کشیدم

زمانے میں انسان کا مطلوب ہستی

”ولیکس“ کا دن

نظام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ

پانامہ لیکس، پاکستان میں دہشت گردی بذریعہ ایران اور پٹھانکوٹ واقعہ کی تحقیقات

قانون ”خواتین کا تشدد سے تحفظ“......

توبہ میں جلدی کیجیے!

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

الھدیٰ (702)

ڈاکٹر اسرار احمد

جنتی زندگی......
اللہ تعالیٰ سے اولاد منسوب کرنے والوں کو تنبیہ

سُورۃُ الکَھف — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات : ،

مَّاكِثِيۡنَ فِيۡهِ اَبَدًا ۙ‏ ﴿۳﴾ وَّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ ﴿۴﴾

آیت ۳ ﴿مَّاكِثِيۡنَ فِيۡهِ اَبَدًا ﴿۳﴾﴾ ’’وہ اس میں رہیں گے ہمیشہ ہمیش۔‘‘

اس سے مراد آخرت کا بدلہ یعنی جنت ہے جہاں مومنین کو دائمی خوشی اور ابدی راحت ملے گی۔

آیت ۴ ﴿وَّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾﴾ ’’اور خبردار کر دے اُن لوگوں کو جنہوں نے کہا کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔‘‘

دورِ حاضر کی دجالیت کی اصل جڑ موجودہ مسیحیت ہے جس کی بنیاد تثلیث پر رکھی گئی ہے اور اب اسے مسیحیت کے بجائے Paulism کہنا زیادہ درست ہے۔ اس میں سب سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا گیا۔ پھر اس میں کفارے کا عقیدہ شامل کیا گیا کہ جو کوئی بھی حضرت مسیحؑ پر ایمان لائے گا اسے تمام گناہوں سے پیشگی معافی مل جائے گی۔ اس کے بعد شریعت کو ساقط کر کے اس سلسلے میں تمام اختیارات پوپ کو دے دیے گئے' کہ وہ جس چیز کو چاہے حلال قرار دے اور جس کو چاہے حرام۔ اسی طرح یہود عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور بعض مشرکین ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے ہیں۔ ان تحریفات کی وجہ سے یورپ میں عام لوگوں کو لفظ ’’مذہب‘‘ سے ہی شدید نفرت ہو گئی۔ پھر جب ہسپانیہ میں مسلمانوں کے زیر اثر جدید علوم کو فروغ ملا تو فرانس' اٹلی' جرمنی وغیرہ کے بے شمار نوجوانوں نے قرطبہ' غرناطہ اور طلیطلہ کی یونیورسٹیوں میں داخلہ لیا۔ یہ نوجوان حصولِ تعلیم کے بعد جب اپنے اپنے ممالک میں واپس گئے تو یورپ میں ان کی نئی فکر کی وجہ سے اصلاحِ مذہب (Reformation) اور احیائے علوم (Renaissance) کی تحریکات شروع ہوئیں۔ نتیجتاً جدید علوم کے ساتھ مذہب سے بیزاری' روحانیت سے لاتعلقی' آخرت سے انکار اور خدا کے تصور سے بیگانگی جیسے خیالات بھی یورپی معاشرے میں مستقلاً جڑ پکڑ گئے' اور یہ سب کچھ عیسائیت میں کی جانے والی مذکورہ تحریفات کا ردِعمل تھا۔

فرمانِ نبویؐ

جنت کی نعمتیں

عَنۡ اَبِی هُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((یُنَادِیۡ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمۡ اَنۡ تَصِحُّوۡا فَلَا تَسۡقَمُوۡا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمۡ اَنۡ تَحۡیَوۡا فَلَا تَمُوۡتُوۡا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمۡ اَنۡ تَشِبُّوۡا فَلَا تَھۡرَمُوۡا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمۡ اَنۡ تَنۡعَمُوۡا فَلَا تَبۡاَسُوۡا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوۡلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَنُوۡدُوۡا اَنۡ تِلۡکُمُ الۡجَنَّۃُ اُوۡرِثۡتُمُوۡھَا بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ)) (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ایک آواز دینے والا آواز دے گا (اے جنت والو) تمہارے لیے (یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ) تم صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تم زندہ رہو گے تم کبھی بوڑھے نہیں ہوں گے اور تم آرام میں رہو گے تمہیں کبھی تکلیف نہیں آئے گی۔ تو اللہ عزوجل کا یہی فرمان ہے کہ آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے اعمال کے بدلہ میں اس جنت کے وارث ہوئے۔‘‘

تشریح: بہشت کی زندگی قابل رشک ہے۔ نہ بیماری، بڑھاپے کا حملہ، نہ موت کا خطرہ، ہمیشہ جوانی کی مسرتوں سے لطف اندوزی اور عیش و آرام میسر آئے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ
مرزا ایوب بیگ

ٹک ٹک دیدم، دم نہ کشیدم

یہ بات اپنی جگہ پر درست دکھائی دیتی ہے کہ پانامہ پیپرز کے انکشافات ہاتھیوں کی جنگ ہے اور شریف فیملی اور دنیا میں بعض دوسری حکومتیں اور شخصیات اس جنگ میں گھاس کی مانند مسلی جا رہی ہیں۔ یہودی سرمایہ داروں اور بنک کاروں نے بیسویں صدی کی آخری چوتھائی میں بھرپور پلاننگ سے سوویت یونین کو اشتراکی نظام سمیت شکست و ریخت سے دوچار کیا تھا۔ اس کارنامہ کو سرانجام دینے کے لیے اُنہوں نے افغانستان میں مذہب کو استعمال کیا' جہادی جذبہ کو پروان چڑھایا۔ مشرقِ وسطیٰ کو باہمی جنگ و جدل کی طرف دھکیل کر سرمایہ دارانہ نظام کے پشتیبان امریکہ کے لیے نئے فوجی اڈوں اور اُس کے فوجیوں کی موجودگی کا جواز پیدا کیا۔ سوویت یونین کو' جو دنیا کی دوسری عالمی قوت تھی' معاشی، سیاسی اور عسکری لحاظ سے ہی نہیں' فکری لحاظ سے بھی شکست فاش کا سامنا تھا۔ لہٰذا سوویت یونین کے حصے بخرے ہوتے ہی مشرقی یورپ سے اشتراکیت کا صفایا ہو گیا۔ روس سوویت یونین کا پچاسی فیصد 85% تھا۔ گویا سوویت یونین کی اصل قوت روس ہی تھا۔ تمام دوسری ریاستیں الگ ہو گئیں اور اپنی اپنی جگہ پر آزاد اور خود مختار ریاستیں بن گئیں۔ روسی قیادت نے شکست کو اس حد تک تسلیم کر لیا کہ وارسا پیکٹ جو امریکہ اور مغربی یورپ کے خلاف اشتراکی قوتوں نے کیا تھا' اُسے ختم کر دیا گیا اور روس (G-8) جی ایٹ کا رکن بننے کے لیے امریکہ کی منت سماجت کرتا دیکھا گیا۔ سوویت یونین کی توڑ پھوڑ نے امریکہ کو عالمی بادشاہت کا واحد حقدار ٹھہرایا۔ لیکن روس کو جلد ہی پیوٹن جیسی کرشماتی قیادت مل گئی جس نے چند سالوں میں روس کی معاشی اور سیاسی حیثیت کسی قدر بحال کر دی اور یوں محسوس ہونے لگا کہ روس جلد دنیا میں وہی حیثیت اختیار کر لے گا جو سوویت یونین کو حاصل تھی اور دنیا ایک بار پھر uni-polar سے bipolar ہو جائے گی گویا یہودی سرمایہ داروں اور بینکاروں کی وہ بے تحاشا محنت، اَن گنت سرمایہ اور انتہائی قیمتی وقت جو سوویت یونین کا تیاپانچہ کرنے اور امریکہ اور اس کے سرمایہ دارانہ نظام کی عالمی بالادستی کے لیے صرف کیا گیا تھا' سب کچھ مٹی ہو جائے گا لہٰذا یہ قوت یعنی سرمایہ داروں کی ایلیٹ اپنے تمام ترحربوں کے ساتھ پھر متحرک ہوئی۔ پہلا کام یہ کیا کہ تیل اور گیس کی قیمتوں کو آسمان سے زمین پر پٹخ دیا گیا یعنی روس کی معیشت پر انتہائی زوردار ضرب لگائی گئی لیکن پیوٹن میدان میں ڈٹا رہا' اُس نے نتائج سے بے پرواہ ہو کر یوکرائن کے مسئلہ پر امریکہ سے ٹکر لی۔ شام میں بھی امریکہ کو للکار کر اس علاقہ میں اپنے زیر اثر واحد بندرگاہ طرطوس میں اپنی بحری جنگی قوت کو برقرار رکھا۔ چین سے اپنے تعلقات کو درست کیا اور بحر الکاہل اور بحر ہند میں امریکی پیش رفت کی مخالفت اور چین کی مکمل حمایت کر کے اس علاقہ میں بھی امریکی عزائم کے راستے میں حائل ہوا۔

سرمایہ داروں اور بنکاروں نے اگرچہ تیل اور گیس کی قیمتیں کم کر کے روس کو بُری طرح گھائل کر دیا ہے لیکن پیوٹن زخمی حالت میں میدان میں ڈٹا ہوا ہے اور معاشی و عسکری سطح پر آگے بڑھنے اور امریکہ کو چیلنج کرنے سے باز نہیں آ رہا تھا۔ امریکی ریاست اور اُس کی ریاستی قوت کو جن سرمایہ داروں نے یرغمال بنایا ہوا ہے، پیوٹن اِن

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا' دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان' نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

11 تا 17 رجب المرجب 1437ھ جلد 25
19 تا 25 اپریل 2016ء شمارہ 16

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فریداللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد' طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے' علامہ اقبال روڈ' گڑھی شاہو' لاہور-54000
فون: 36316638-36366638-
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور-54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا ------------ (2000 روپے)
یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

قوتوں کے اعصاب پر سوار ہوگیا ہے۔ حقیقت میں وہ پیوٹن فوبیا میں مبتلا ہو چکی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ستمبر میں روس میں انتخابات کا انعقاد ہو رہا ہے۔ یہ قوتیں سمجھتی ہیں کہ اگر پیوٹن کو انتخابات میں شکست ہو جائے تو ہمارے راستے کا کانٹا نکل جائے گا۔ پیوٹن کو بدنام کرنے کے لیے پانامہ پیپر لیک کئے گئے تاکہ روس میں پیوٹن کی دیانت داری پر سوالات کھڑے ہو جائیں۔ اگرچہ پانامہ پیپر کے مطابق پیوٹن کے بعض دوستوں کے دو ارب ڈالر اِن آف شور کمپنیوں میں موجود ہیں گو پیوٹن اپنے دوستوں کی رقوم کا ذمہ دار نہیں۔ بہرحال پیوٹن کو یہ تو ثابت کرنا پڑے گا کہ اس دولت کے کمانے اور باہر بھجوانے میں اُس نے دوستوں کے لیے اپنے اثر ورسوخ کو استعمال تو نہیں کیا۔ پیوٹن دشمن قوتوں کے لیے ممکن یا کم از کم مناسب نہ تھا کہ وہ صرف اُن آف شور کمپنیوں کا معاملہ لیک کرواتے جن میں پیوٹن کے دوستوں کا نام ہے۔ لہٰذا کئی دوسرے ممالک کی حکومتوں کے سربراہوں کی آف شور کمپنیوں کے بارے میں بھی انکشاف کرنا پڑا تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ محض پیوٹن کو نشانہ بنایا گیا ہے۔

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ آف شور کمپنیوں اور اُن میں موجود غیر قانونی سرمایہ یعنی وہ سرمایہ جو حکمرانوں نے کرپشن اور لیکس کے ذریعے حاصل کیا تھا' اُس کا انکشاف امریکہ کی اپنے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے سیاسی سکورنگ ہے لیکن شریف فیملی اور دوسرے حکمران جنہوں نے آف شور کمپنیوں کی ملکیت تسلیم کی ہے۔ اُنہوں نے بہرحال یہ تو تسلیم کر لیا کہ اُنہوں نے اپنے عوام اور اداروں سے یہ رقم چھپائی ہوئی تھی۔ پاکستانی معاشرہ جو کرپشن کے موذی مرض سے ہلاک ہوا جاتا ہے۔ ہمیں اس موقعہ کو غنیمت جاننا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ نے ہمیں اس موذی مرض کے علاج کے لیے ایک موقع فراہم کیا ہے۔ ہمیں جھنجھوڑا ہے کہ اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو اِس موذی مرض کا فوری علاج کر لو۔ لہٰذا گند صاف کرنے اور زندہ قوم کی حیثیت سے بچ رہنے کے لیے ان سب کا مواخذہ اور محاسبہ لازم ہے۔ اس حوالہ سے جو مزید حقائق سامنے آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ نواز شریف نے جو عوام سے اپنے نشری خطاب میں کہا تھا کہ یہ سب کچھ اُس کے بیٹوں کا ہے اور اُس کے بالغ، ذی شعور بیٹے اپنا کاروبار کرنے اور دولت کمانے کا حق رکھتے ہیں۔ میرا بحیثیت وزیراعظم اس کاروبار کے حوالہ سے اِن سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ اُنہوں نے غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ دو آف شور کمپنیاں براہِ راست موصوف کی ہیں جن کے وہ واحد مالک ہیں۔ ورلڈ بنک کی ویب سائٹ پر Chandron Jersey اور Shamroc دو شیل کمپنیاں ہیں جن کا باقاعدہ Node - no درج ہے اور اُن کے سامنے Case name نواز شریف لکھا ہے۔ دونوں کے Banericary owner بھی نواز شریف ہیں۔ حسین نواز شریف کی یہ بات بھی غلط ثابت ہوئی ہے کہ یہ کمپنیاں 2006ء میں جدہ کی لوہے کی مل فروخت کر کے جو سرمایہ حاصل ہوا تھا' اُس سے خریدی گئی ہیں۔ اور مے فیئر کے 4 فلیٹ 17A,17,16A,16 ان ہی کمپنیوں کے ذریعے خریدے گئے تھے۔ جبکہ اُن کی حکومت کے اہم ذمہ دار صدیق الفاروق یہ کہتے ہیں کہ وہ ان فلیٹس میں 1996ء میں رہ کر آئے ہیں۔ اب چودھری نثار نے پارلیمنٹ میں برملا یہ کہہ دیا ہے کہ نواز شریف نے اِن فلیٹس کی ملکیت سے کبھی بھی انکار نہیں کیا۔ جبکہ 2013ء کے انتخابات میں حصہ لینے کے لیے نواز شریف نے جو کاغذات الیکشن کمیشن میں داخل کرائے تھے اُن میں لکھا ہے کہ بیرون پاکستان اُن کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ لہٰذا حکومت کو انکوائری کمیشن قائم کرنے کے لیے جج دستیاب نہیں ہو رہا اور ریٹائرڈ ججوں کا بھی قحط پڑ گیا ہے' تو بات سمجھ آنے والی ہے۔ اُدھر عمران خان پھر احتجاجی سیاست کے لیے پر تول رہے ہیں۔ 24 اپریل کو وہ ڈی چوک میں جلسہ کر رہے ہیں۔ حکومت اس کی اجازت نہیں دے رہی۔ بعدازاں وہ رائے ونڈ میں دھرنا دے رہے ہیں۔ گویا سیاسی دھینگا مشتی پھر ہونے کو ہے۔ اوباما نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ 2016ء میں پاکستان سمیت فلاں فلاں ملک سیاسی عدم استحکام کا شکار ہوں گے۔ ہم سمجھتے ہیں دونوں سیاسی قوتوں یعنی عمران خان کی تحریک انصاف اور نواز شریف کی مسلم لیگ (ن) دونوں کو سمجھنا چاہیے کہ اندرون ملک اگر ہم گتھم گتھا ہوں گے تو بیرونی دشمن صورت حال سے فائدہ اٹھائیں گے۔ عمران خان احتجاجی سیاست کو ختم کریں۔ اور حکومت کو اگر اپنی دیانت داری پر مکمل اعتماد ہے تو اپوزیشن کا یہ مطالبہ تسلیم کر لینے میں آخر کیا حرج ہے کہ چیف جسٹس آف پاکستان کی سربراہی میں کمیشن بنا دیا جائے جو آڈٹ فرم کے ذریعے مکمل اور تفصیلی چھان بین کرے۔ تاہم ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ دونوں سیاسی قوتیں ہماری اس ناصحانہ رائے کو قبول نہیں کریں گی۔ تو پھر کیا سڑکیں اور بازار میدان کارزار بنیں گے۔ آخر مصالحت کے لیے کون آگے بڑھے گا؟ کیا ہمارے ریاستی ادارے ٹک ٹک دیدم، دم نہ کشیدم کی کیفیت میں رہیں گے۔ ہماری عدلیہ، فوج، نیب، ایف آئی اے اور دوسرے مرکزی اداروں کے نزدیک ملکی سلامتی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ایک عام آدمی کو بھی نظر آ رہا ہے کہ اس مسئلہ کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے باوقار طریقہ سے حل نہ کیا گیا تو اس مرتبہ سیاسی قوتیں بہت خوفناک طریقہ سے گتھم گتھا ہوں گی' جس کا کچھ بھی نتیجہ نکل سکتا ہے۔

کیا کوئی اس نکتہ پر غور کرنے پر آمادہ ہوگا کہ چند دن نہیں گزرتے کہ ہمیں نت نئے اور خطرناک بحرانوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ ہم اُلٹے پاؤں چل رہے ہیں۔ ہدف کی طرف ہم نے پیٹھ کی ہے۔ منہ سے اللہ اللہ کرنا اور رسول ﷺ کے نام پر انگوٹھوں کو چومنا اور عملی طور پر مغرب جو اللہ اور رسول کا دشمن ہے' اُس کا غلام بن کر رہ جانا' یہ دوعملی اور کیا کچھ ہمیں دکھائے گی۔ کس بڑے سانحہ کے انتظار میں ہیں ہم؟ اللہ کی کتاب اور رسولؐ کے فرمودات سے بہتر رہنمائی ہمیں کہاں سے ملے گی؟ مردِ مومن اور منافق میں فرق سمجھیے، اگرچہ قانونی طور پر دونوں مسلمان ہیں، لیکن آپ کس صف میں کھڑا ہونا چاہیں گے۔ دونوں کا انجام بالکل واضح ہے۔ آپ کا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ غلط فیصلہ خود سے ظلم ہوگا اور صحیح فیصلہ ہمیشہ ہمیشہ کی نجات اور راحت ہے۔

☆☆☆

زمانے میں انسان کا مطلوبِ ہستی

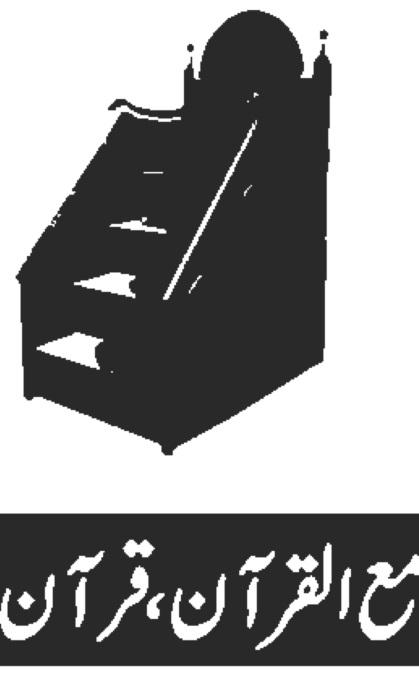

سورۃ الدھر کی آیات کی روشنی میں

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے یکم اپریل 2016ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

سورۃ القیامہ کے بعد اب ہم سورۃ الدھر کا مطالعہ شروع کریں گے۔ یہ دونوں مکی سورتیں ہیں اور مضمون کے تسلسل کی بنا پر باہم جڑی ہوئی ہیں۔ سورۃ القیامہ کا اختتام انسان کی تخلیق کے ذکر سے ہوا اور اسی مضمون سے سورۃ الدھر کا آغاز ہو رہا ہے۔

﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝۱﴾

''کیا انسان پر اس زمانے میں ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے جبکہ وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا؟''

سورۃ القیامہ کی آخری آیات میں یہی بیان ہوا کہ انسان کبھی گندے پانی کی ایک بوند تھا۔ اس سے پہلے وہ آدم (کا جزوِ بدن) تھا اور اس سے پہلے وہ مٹی بھی تھا۔ چنانچہ ''دَھْر'' سے مراد وہ لامتناہی زمانہ ہے جس کی نہ ابتدا انسان کو معلوم ہے اور نہ انتہا۔ انسان کی پیدائش سے پہلے بھی ایک زمانہ چلا آ رہا ہے اور اس کے مرنے کے بعد بھی زمانے کا سفر جاری رہے گا۔ زمانے کی چادر تو ازل سے ابد تک تنی ہوئی ہے۔ ایک وقت وہ بھی تھا جب انسان کا وجود بھی نہیں تھا اور ایک وہ بھی تھا کہ انسان ایسی شکل میں تھا کہ جس کا نام بھی لیتے ہوئے جھجکتا ہے۔

﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ﴾

''ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے ملے جلے نطفے سے''

موجودہ دور میں سائنس نے اس آیت کا مفہوم بہت اچھی طرح واضح کر دیا ہے کہ مرد کی طرف سے spermatozoon اور ماں کی طرف سے ovum ملتے ہیں تو zygote وجود میں آتا ہے۔

﴿نَّبْتَلِيْهِ﴾ ''ہم اس کو اُلٹتے پلٹتے رہے''

اس لفظ کے دو ترجمے کیے گئے ہیں۔ ایک حقیقت واقعہ ہے کہ رحم مادر میں ہم اس نطفے کو اُلٹتے پلٹتے رہے، مختلف مراحل (جن کا ذکر سورۃ القیامہ میں گزر چکا) سے گزارا یہاں تک کہ ایک ایسا بچہ پیدا ہوتا ہے جس کو دیکھتے ہی انسان کو پیار آتا ہے اور انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا عمدہ تخلیق ہے۔

دوسرا مفہوم ہے ''ابتلاء، آزمائش''۔ یعنی انسان کی پیدائش کا اصل مقصد آزمائش ہے اور یہ وہ مضمون ہے جو قرآن مجید میں کئی جگہوں پر آیا ہے۔

﴿الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ﴾ (المُلك :2)

''جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرنے والا ہے۔''

مرتب: ابو ابراھیم

یہاں جو موت ہوتی ہے یہ دراصل حیات دنیوی کا خاتمہ ہے لیکن انسان ختم نہیں ہوتا۔ اس کا تسلسل جاری ہے۔ وہ عالم برزخ سے گزرے گا پھر عالم حشر تک پہنچے گا اور پھر آخرت کی زندگی اس کے اعمال کے مطابق ہوگی۔ چنانچہ زمانے میں انسان کی پیدائش اور موت کے درمیان جو وقفہ ہے یہ صرف آزمائش ہے۔

﴿نَّبْتَلِيْهِ﴾ ''ہم نے پیدا ہی اس کو کیا بغرض امتحان''۔ جانچنے اور پرکھنے کے لیے۔ چنانچہ اگلے الفاظ بھی جڑے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔

﴿فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ۝۲﴾

''پھر ہم نے اس کو بنا دیا سننے والا، دیکھنے والا۔''

ان سب مراحل سے گزارنے کے بعد پھر اسے دیکھنے سننے والا یعنی ایک ہوشمند انسان بنایا جو سن کر اور دیکھ کر کوئی نتیجہ بھی نکال سکے اور غور و فکر کر کے اپنی حقیقت کے بارے میں نتیجے تک پہنچ سکے اور اپنے خالق کو پہچان سکے۔

﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ﴾ ''ہم نے اس کو راہ سجھا دی''

انسان کی فطرت میں ''ایمان'' سے متعلق وہ شعور یا وہ ہدایت اور راہنمائی پیدائشی طور پر موجود ہے جو عہد الست کے ذریعے اس کو عطا کی گئی اور اللہ کا مکمل تعارف کروایا گیا۔ پھر آسمان میں بھی ایسے اشارے رکھ دیئے گئے کہ مظاہر فطرت یا کائنات پر غور کرو تو اللہ یاد آئے گا۔ مزید یاددہانی کے لیے نبوت و رسالت کا بھی اہتمام کیا گیا۔ وحی کے ذریعے تمام ہدایات اور زندگی گزارنے کا طریقہ نازل کیا گیا اور کتاب کی صورت میں محفوظ بھی کر دیا گیا اور اس کے ساتھ سختی سے جڑے رہنے کی ہدایت کی گئی۔ چنانچہ یہ سارے اہتمام کرنے کے بعد:

﴿اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝۳﴾ ''اب چاہے تو وہ شکر گزار بن کر رہے، چاہے ناشکرا ہو کر۔''

اب دنیا میں اس کو مہلت حاصل ہے اور اختیار بھی کہ جو جی چاہے کرے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہوں گے کہ دنیا میں اللہ کو گالی دینے والوں پر بھی فوری پکڑ نہیں آتی۔ اس لیے کہ وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ رہے بلکہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ اللہ تو ان چیزوں سے ماوراء ہے، الغنی ہے۔ اگر سارے انسان بھی اللہ کے ناشکرے بن جائیں تو اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مسئلہ تو انسان کا اپنا ہے، انسان کا اختیار صرف دنیا تک محدود ہے جو جی چاہے کر لے۔ لیکن موت کے بعد وہ پورے طور پر اللہ کے ضابطوں کا تابع اور محکوم ہوگا، اب اسے اللہ کے قانون کے مطابق ہی آگے دھکیلا جائے گا اور بالآخر ہر شخص میدان حشر میں کھڑا کر لیا جائے گا۔

﴿اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝۴﴾

''یقیناً کافروں کے لیے ہم نے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور دہکتی ہوئی آگ۔''

کفر کا لفظی مطلب ہے ناشکری کرنا اور بدترین ناشکری یہ ہے کہ ہم اللہ کو رب ماننے سے ہی انکار کر دیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لیے سخت تنبیہ بھی ہے کہ دنیا میں جو جی چاہے کر لو لیکن کان کھول کر سن لو اگر تم ناشکری اور سرکشی کی روش سے باز نہ آئے تو سخت ترین عذاب تمہارے لیے تیار ہے۔ جبکہ:

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ⑤﴾

”یقیناً نیکوکار بندے ایسی شراب کے جام نوش کریں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔“

ابرار کے معنی میں وفاداری آتی ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے وفادار ہیں اور آسمانی ہدایت کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں ان کے لیے نعمتیں ہی نعمتیں ہیں۔ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا تذکرہ زیادہ ہے جو کہ اب شروع ہو رہا ہے۔

﴿عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ⑥﴾

”یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے خاص بندے پئیں گے اور جدھر چاہیں گے اس کی شاخیں نکال لے جائیں گے۔“

اپنی پیدائش سے موت تک کے آزمائشی پیریڈ میں اللہ سے وفاداری کا ثبوت دینے والے اللہ کے خاص بندے شمار ہوں گے اور ان کے لیے آخرت میں اللہ کی طرف سے بھی خاص اہتمام ہوگا کہ وہ جس طرح چاہیں گے اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ مگر یہ کون لوگ ہوں گے:

﴿یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ﴾ ”وہ نذر کو پورا کرتے ہیں“

ایک آدمی اللہ کے احکامات، فرائض و واجبات کو پورا کر رہا ہے لیکن وہ اس سے بھی آگے بڑھ کر کوئی خیر کی منت مان لیتا ہے کہ میں اللہ کی راہ میں یہ بھی کروں گا تو یہ نذر ہے۔ کوئی نوافل کی نذر کر لیتا ہے، کوئی اپنے لیے عمرے کی نذر کر لیتا ہے، زکوٰۃ دے رہا ہے لیکن مزید یہ کہ انفاق بھی کر رہا ہے حالانکہ یہ اس پر فرض نہیں ہے۔ چنانچہ نذر کو پورا کرنا بھی شکرگزاری کی علامت ہے۔

﴿وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ⑦﴾ ”اور ڈرتے رہتے ہیں اُس دن سے جس کا شر ہر سُو پھیل جائے گا۔“

دنیا میں ہر انسان کو اپنے مستقبل کی فکر ہے کہ کہیں ناکام نہ ہو جاؤں، بزنس تباہ نہ ہو جائے، برباد نہ ہو جاؤں۔ لیکن اللہ کے جو شکرگزار بندے ہیں انہیں اصل فکر یہ ہوتی ہے کہ آخرت میں کہیں وہ ناکام نہ ہو جائیں۔

دنیا کی زندگی آزمائش ہے۔ یہاں ہر طرح کی پرکشش مرغوبات کی بھرمار ہے جو شریعت میں تو حرام ہیں لیکن نفس کے لیے انتہائی مرغوب ہیں اور ان کے ساتھ نفس کو اشتعال دلانے کا بھی ہر طرح کا سامان یہاں موجود ہے۔ ان حالات میں جو چیز انسان کو روک سکتی ہے وہ صرف اور صرف آخرت کا خیال اور اللہ کی پکڑ کا خوف ہے۔ چنانچہ یہ اللہ کے شکرگزار بندوں کا وصف ہے کہ وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس دن کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

﴿وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ⑧﴾

”اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت میں مسکین کو، یتیم کو اور قیدی کو۔“

اللہ تعالیٰ نے آزمائش کے لیے انسان میں مختلف رجحانات رکھے ہیں۔ مال اور اولاد کی محبت بالکل فطری ہے۔ لیکن اللہ کے وفادار بندے شکرگزاری کے جذبہ کے تحت اللہ کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں، ان پر خرچ کرتے ہیں۔ حقوق العباد کا پورا خیال رکھتے ہیں۔ خاص طور پر مالی اعتبار سے جو کمزور اور ناتواں ہیں ان کی مدد کرتے ہیں۔ بے گناہ قیدیوں کی رہائی کے لیے بھاگ دوڑ اور پیسہ خرچ کرتے ہیں۔

﴿اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ﴾ ”(اور کہتے ہیں کہ) ہم تو آپ کو یہ کھانا کھلا رہے ہیں صرف اللہ (کی رضا) کے لیے“

ایک خدمت خلق کا جذبہ ہمارے ہاں بھی عام ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ گھر گھر سلائی کی مشینیں تقسیم ہو رہی ہیں۔ لیکن اس کا پس منظر کیا ہوتا ہے۔ الیکشن قریب آ رہے ہیں اور لوگوں کے دل جیتنے ہیں لہٰذا اب پیسے خرچ کیے جا رہے ہیں، غرباء کے ساتھ ملاقاتیں کی جا رہی ہیں۔ ان کے میلے کچیلے اور پسینے والے کپڑوں کے باوجود ان سے گلے مل رہے ہیں۔ لیکن کیا یہ اللہ کے لیے ہو رہا ہے؟ جبکہ اللہ کے شکرگزار بندے جو بھی بھلائی کے کام کرتے ہیں ان کے مدنظر صرف اللہ کی رضا ہوتی ہے۔

﴿لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ⑨﴾ ”ہم آپ سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکریہ۔“

ایک جذبہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں شہرت حاصل ہو جائے اور حاتم طائی کا لقب ملے۔ اس نیت سے چاہے

پریس ریلیز 15 اپریل 2016ء

امریکہ بھارت لاجسٹک معاہدہ پاکستان کی سلامتی کے لیے انتہائی تشویشناک ہے

ملک کی سلامتی کو شدید خطرہ لاحق ہونے کے باوجود پاکستان میں داخلی طور پر سیاسی منظرنامہ پر خلفشار کی کیفیت ہے

حافظ عاکف سعید

امریکہ بھارت لاجسٹک معاہدہ پاکستان کی سلامتی کے لیے انتہائی تشویشناک ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے قرآن اکیڈمی میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ اِس معاہدے کے تحت امریکہ اور بھارت بوقت ضرورت ایک دوسرے کے ہوائی اڈے استعمال کر سکیں گے۔ اُنہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ تجارتی سطح پر ملک کی سلامتی کو شدید خطرہ لاحق ہونے کے باوجود پاکستان میں داخلی طور پر سیاسی منظرنامہ پر خلفشار کی کیفیت ہے۔ حکومت اس ضد پر قائم ہے کہ وہ پانامہ پیپرز کے انکشافات پر غیر جانبدار اور خودمختار عدالتی کمیشن نہیں بنائے گی۔ جبکہ اس صورت میں عمران خان اور بعض دوسری سیاسی جماعتیں جلسے جلوسوں اور گھیراؤ کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ امریکی صدر اس سال کے آغاز پر پاکستان میں سیاسی عدم استحکام اور خراب حالات کی پیش گوئی کر چکے ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ اسرائیل اپنی روایتی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کر رہا ہے اور اُس نے ایک بار پھر West bank پر دیوار تعمیر کرنا شروع کر دی ہے۔ دنیا بھر سے یہودیوں کو اسرائیل میں آباد کیا جا رہا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ترکی اسرائیل سے اپنے تعلقات بہتر بنانے کی خواہش کا اظہار کر رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کی ذلت و خواری درحقیقت اللہ کے دین سے غداری کا نتیجہ ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم ماضی قریب میں اپنے پڑوس میں اسلامی ریاست کو تباہ و برباد کرنے میں امریکہ کا ساتھ دینے کے جرم کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ ہم پاکستان میں اللہ اور رسول کا دین نافذ کرنے کے وعدہ سے منحرف ہو چکے ہیں۔ اللہ صرف اسی صورت میں ہماری مدد کرے گا اگر ہم اللہ کے دین کی مدد کریں۔ یعنی اسلام کے نظام عدلِ اجتماعی کو نافذ کرنے کی سعی و جہد کریں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

کروڑوں اربوں خرچ کر دیے جائیں مگر اللہ کی نگاہ میں سب صفر ہیں۔ اس کا ایوارڈ دنیا میں مل جائے گا۔ لوگ وقت کا حاتم طائی قرار دے دیں گے لیکن آخرت میں اس کے لیے کچھ نہیں۔ وہاں پر وہی عمل قبول ہوگا جو صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے۔

﴿اِنَّا نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا یَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِیۡرًا ﴿۱۰﴾﴾ ''ہم تو ڈرتے ہیں اپنے رب کی طرف سے ایک ایسے دن سے جس کی اداسی بڑی ہولناک ہوگی۔''

اس دن کے احساس سے ہی ہم اللہ کی رضا کے طالب ہیں کہ اللہ راضی ہو جائے اور کامیابی کا جو راستہ اُس نے بتایا اُس پر ہماری محنت کو قبول فرما لے۔

﴿فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الۡيَوۡمِ وَلَقّٰىهُمۡ نَضۡرَةً وَّسُرُوۡرًا ﴿۱۱﴾﴾ ''تو اللہ انہیں بچا لے گا اُس دن کے شر سے اور بخش دے گا انہیں تر و تازگی اور مسرت۔''

ناشکری کرنے والوں پر جس قدر وہ دن سخت ہوگا اسی قدر اللہ کے شکرگزار بندوں کے لیے راحت، تر و تازگی اور سرور کا باعث ہوگا۔

﴿وَجَزٰىهُمۡ بِمَا صَبَرُوۡا جَنَّةً وَّحَرِيۡرًا ﴿۱۲﴾﴾ ''اور بدلے میں دے گا انہیں ان کے صبر کے سبب جنت اور ریشم کا لباس۔''

جنت میں داخلے کا ایک اہم سبب قرآن میں صبر کو بھی قرار دیا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک محض کسی تکلیف یا سختی کو جھیلنا ہی صبر ہے جبکہ صبر کے مفہوم میں اس سے کہیں زیادہ وسعت ہے۔ اس وقت جبکہ دنیا کی چمک دمک دوبالا ہے۔ ہر طرف Temptations ہیں اور دنیا کی کشش میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کا سارا سامان ہر شخص کے گھر میں بھی لا کر رکھ دیا گیا ہے اور اس کے ہاتھ میں بھی دے دیا گیا ہے۔ ان حالات میں انسان کو روکنے والی شے صبر ہے۔ یہ سوچ کر کہ دین میں اجازت نہیں ہے، اللہ کو یہ پسند نہیں ہے، اپنے آپ کو روک لینا صبر عن المعصیۃ ہے یعنی گناہوں سے بچنا۔ پھر صبر علی الطاع ہے یعنی اللہ کی بندگی پر کاربند رہنا۔ اس کے لیے بھی صبر و استقامت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پانچ وقت اور حتی الامکان باجماعت نماز کی پابندی بھی اصل میں صبر و استقلال کا مظہر ہے۔ پھر تیسرا صبر یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں جو بھی مشکلات پیش آئیں، گناہ اور حرام سے بچتے ہوئے چاہے فاقوں کی نوبت آ جائے یا باطل قوتوں سے پنجہ آزمائی کرتے ہوئے جان و مال کا نقصان ہو رہا ہو اسے صرف اللہ کی رضا کے لیے برداشت کرے۔ چنانچہ صبر کا مفہوم اتنا ہمہ گیر اور جامع ہے کہ گویا پورا دین اس میں سمٹا ہوا ہے۔ لیکن ظاہر ہے جب آخرت کی فکر ہوگی تو صبر بھی ہوگا اور جو صبر کرے گا اس کا بدلہ جنت اور اس کی ساری نعمتیں ہیں۔

﴿مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ ۚ﴾ ''وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوئے ہوں گے اس میں تختوں کے اوپر۔''

بادشاہوں کے بھی تخت ہوتے ہیں۔ لیکن جو اعلیٰ ترین شکل ہو سکتی ہے، اس قسم کے تخت ہوں گے جن پر صابرین شاہانہ انداز میں بیٹھے ہوں گے۔

﴿لَا يَرَوۡنَ فِيۡهَا شَمۡسًا وَّلَا زَمۡهَرِيۡرًا ﴿۱۳﴾﴾ ''نہیں دیکھیں گے وہ اس میں دھوپ کی حدت اور نہ سخت سردی۔'' ﴿وَدَانِيَةً عَلَيۡهِمۡ ظِلٰلُهَا﴾ ''اور جنت کے سائے ان کے اوپر جھکے ہوئے ہوں گے''

وہاں جو فضا ہوگی وہ انسان کے لیے موسمی اعتبار سے بہت ہی خوشگوار ہوگی۔ نہ دھوپ تنگ کرے گی اور نہ ٹھنڈ ایسی ہوگی جو انسان کے لیے مشکل کا باعث بنے۔

﴿وَذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِيۡلًا ﴿۱۴﴾﴾ ''اور اس کے پھلوں کے خوشے نیچے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے۔''

یعنی باغات کے سائے بھی ہیں اور پھلوں کے گچھے ایسے لٹکے ہوئے ہیں کہ ان کو توڑنے کے لیے کوئی جتن نہیں کرنا پڑے گا بلکہ وہ بالکل ہاتھ کی رسائی میں ہوں گے کہ ہاتھ بڑھائے اور لے لیے۔

﴿وَيُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِاٰنِيَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّاَكۡوَابٍ كَانَتۡ قَوَارِيۡرَا۠ ﴿۱۵﴾﴾ ''اور گردش میں ہوں گے ان پر (خدام جنت) چاندی کے برتنوں اور شیشے کے پیالوں کے ساتھ۔''

﴿قَوَارِيۡرَا۠ مِنۡ فِضَّةٍ﴾ ''ایسا شیشہ جو چاندی کا ہوگا''

انسان کا دل جن نعمتوں کو چاہتا ہے اور دنیا میں محض اللہ کی رضا کے لیے جن سے رکا رہا تو وہ ساری کی ساری نعمتیں اعلیٰ ترین شکل میں وہاں موجود ہوں گی۔

﴿قَدَّرُوۡهَا تَقۡدِيۡرًا ﴿۱۶﴾﴾ ''ان کو (ساقیانِ جنت نے) بھرا ہوگا بھرپور اندازے کے مطابق۔''

﴿وَيُسۡقَوۡنَ فِيۡهَا كَاۡسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنۡجَبِيۡلًا ﴿۱۷﴾﴾ ''اور ان کو پلایا جائے گا اس میں ایسا جام کہ جس میں آمیزش ہوگی سونٹھ کی۔'' زنجبیل کیا شے ہے ﴿عَيۡنًا فِيۡهَا تُسَمّٰى سَلۡسَبِيۡلًا ﴿۱۸﴾﴾ ''یہ ایک چشمہ ہے اس (جنت) میں جس کا نام سلسبیل ہے۔''

سلسبیل جنت کا ایک چشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہاں تک پہنچائے تو اس کی اصل شکل سمجھ میں آئے گی تاہم اجمالاً مفہوم میں جو بھی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمت ہو سکتی ہے اس کا ہم تصور کر سکتے ہیں۔

﴿وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۚ﴾ ''اور ان پر گردش میں رہیں گے ایسے لڑکے (خدام جنت) جو ہمیشہ اسی عمر (اور شکل) میں رہیں گے۔''

یعنی خدمت کے لیے کم عمر بیرے ہوں گے اور وہ ایک ہی عمر کے رہیں گے۔ تمام نعمتیں ان تک پہنچانے کے لیے مستعد ہوں گے۔

﴿اِذَا رَاَيۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُؤۡلُؤًا مَّنۡثُوۡرًا ﴿۱۹﴾﴾ ''جب تم انہیں دیکھو گے تو محسوس کرو گے کہ جیسے وہ موتی ہیں بکھرے ہوئے۔''

آج بھی جتنے اعلیٰ معیار کے ہوٹل یا ریسٹورنٹ ہیں وہاں اسی قدر خیال رکھا جاتا ہے کہ ایسے بیرے رکھے جائیں جو زیادہ سے زیادہ Active، خوش کل، خوش لباس ہوں اور دیکھنے میں اچھے لگیں۔ چنانچہ صابرین کے لیے جنت میں خاص طور پر اس کا اہتمام ہوگا۔

﴿وَاِذَا رَاَيۡتَ ثَمَّ رَاَيۡتَ نَعِيۡمًا وَّمُلۡكًا كَبِيۡرًا ﴿۲۰﴾﴾ ''اور تم جہاں بھی دیکھو گے وہیں نعمتیں ہی نعمتیں اور بہت بڑی بادشاہی دیکھو گے۔''

جیسے فرمایا گیا ہے کہ ایک جنتی کو جنت کا جتنا حصہ ملے گا وہ زمین اور آسمان کے برابر ہوگا۔ گویا کہ ایک ایسی عظیم الشان سلطنت ہوگی جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے اور اس میں ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی۔

﴿عٰلِيَهُمۡ ثِيَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ ۫ وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ ۚ﴾ ''ان کے اوپر لباس ہوں گے باریک سبز ریشم کے اور گاڑھے ریشم کے اور انہیں کنگن پہنائے جائیں گے چاندی کے۔''

﴿وَسَقٰىهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابًا طَهُوۡرًا ﴿۲۱﴾﴾ ''اور پلائے گا انہیں ان کا پروردگار نہایت پاکیزہ مشروب۔''

شراب کا لفظ عربی زبان میں مشروب کے لیے آتا ہے۔ یعنی پینے کی چیز۔ اُردو میں جسے ہم شراب کہتے ہیں عربی زبان میں اسے خمر کہا جاتا ہے۔ اس سے پہلے جام کا ذکر بھی آیا لیکن وہ جام ایسے ہوں گے جن سے نہ تو سر دکھے گا اور بندہ ہذیان بکے گا بلکہ لذت میں بھی بہت زیادہ خوش ذائقہ ہوں گے۔ یہاں شراب طہور سے مراد نہایت پاکیزہ مشروب ہے۔

﴿اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمۡ جَزَآءً وَّكَانَ سَعۡيُكُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ﴿۲۲﴾﴾ ''(اور کہا جائے گا:) یہ تم لوگوں کے لیے بدلہ ہے اور تمہاری جدوجہد مقبول ہو چکی ہے۔''

یعنی اللہ کی بندگی کا حق کوئی بھی ادا نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود اگر تم وفاداری پوری رکھو تو تمہاری کم محنت کو بھی اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ کچھ عطا کرے گا جو تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ اللہ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین۔

ودلیکس" کا دن

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

پاکستان میں بنیادی طور پر دو طبقے پائے جاتے ہیں، (متوسط طبقہ تو بھیڑ بکریوں کا ایک ریوڑ ہے جو چارے کی تلاش ہی میں زندگی بتا دیتا ہے) ، ایک وہ جو خطِ غربت کے نیچے بال بچے (ننگ دھڑنگ بھوکے پیاسے) لئے بیٹھے ہوتے ہیں۔ حسرت اور حیرت بھری نظروں سے خطِ غربت کے اوپر تعمیر شدہ محلات کی چکا چوند، بل بورڈوں اشتہاروں پر چڑھی حسیناؤں کے لباس، خوراک، برگروں، آئس کریموں کی دنیا کو دیکھتے ہیں۔ ان کی آبادی کا ایک حصہ پھٹے ادھڑے حال میں بھیک مافیا کا حصہ بن کر چمکتی گاڑیوں کے آگے ہاتھ پھیلائے سڑکوں پر دن گزارتا ہے۔ ان کے بچے سڑک کنارے چوراہوں چوکوں ہی میں پل بڑھ کر جوان ہوتے ہیں۔ دوسرا طبقہ امراء شرفاء (اشرافیہ) کا ہے۔ یہ بھی بھیک مافیا ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ لاکھوں کے سوٹ زیب تن کر کے یہ ہماری بھوک ننگ کا کشکول لئے امیر ممالک کے دمکتے شہروں میں اونچے دفاتر میں بھیک مانگتے ہیں۔ اعداد و شمار، دستاویزات، معاہدوں، قرضوں، ایڈ کے گورکھ دھندے سے وصول کردہ عالمی بھیک کا عشرِ عشیر عوام کو منتقل کر کے باقی کو ٹھکانے لگانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ان کی اولادیں باہر مقیم ہوتی ہیں۔ وہاں ڈھیر سارے صفروں سے پہلے لگے عدد (مثلاً ایک ارب دو ارب......) کو بڑھانے چڑھانے کا محنت طلب عرق ریزی کا کام نوجوان ہونہار نسل کرتی ہے۔ لندن، پیرس، سوئٹزرلینڈ، سپین، دبئی پسندیدہ مراکز رہے ہیں۔ اب دھن دولت کا مرکز جزائر پانامہ میں بھی دریافت ہو گیا ہے۔ زمین تنگ پڑ گئی تھی۔ مال زیادہ تھا۔ سمندروں میں پناہ لئے جزیروں کی ضرورت پڑ گئی!

سویلین حکمرانوں کی یہ مجبوری ہوتی ہے کہ وہ مسلح نہیں ہوتے، اس لئے دھن دولت باہر لے جاتے ہیں۔ پرویز مشرف کو یہ سہولت رہی کہ وہ تمام تر مقدمات، عدالتی للکاروں کے باوجود سکون شانتی سے ملک میں موجود رہا۔ ستایا گیا تو ہسپتال پناہ گاہ بن گئے۔ اس کی دولت کو نگاہ بھر کر دیکھنے کی جرأت کوئی کہاں سے لاتا۔ کس میں جرأت ہے کہ پوچھے ہم سے دولت کا جواز! کیانی صاحب کی کہانیوں نے سر اٹھایا تھا۔ پھر فوراً ہی سر جھکانا پڑا اور سناٹا چھا گیا۔ اشرافیہ کے مسلح حصے پر لب کشائی کا یارا کسی کو نہیں۔ وگرنہ یہ ملک وہ ہے جس میں ایک ہزار کا دھنیا چرانے والا بمشکل تمام وکیل نے جیل سے رہا کروایا!

بالائی طبقہ سارا ایک ہی حمام میں پایا جاتا ہے...... اس حمام کی کنجی عالمی طاقتوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ طے شدہ منصوبوں کے تحت اپنی ضروریات کے مطابق سویلین حکومتوں کو دباؤ میں رکھنے کے لئے تمام کی ٹونٹی کھول کر مطلوبہ معلومات لیک کر دیتی ہیں۔ جمہوریت کا راگ الاپتا مغرب، مسلمان ممالک میں حسنی مبارک، السیسی اور بشار جیسے قصابوں ہی کو پسند کرتا ہے۔ سو اگر سویلین حکومت بن بھی جائے تو اولاً وہ کرپشن زدہ تن ہمہ داغ داغ ہوتی ہے۔ انہیں بلیک میل کرنا، دباؤ میں لانا آسان ہوتا ہے۔ لبرل ایجنڈے مطلوبہ رفتار پر آگے نہ بڑھ سکیں، توہینِ رسالت قانون، سدِ قادیانیت، خاندان شکن قوانین، سیکولر ایجنڈوں پر تسلی بخش، پیش رفت نہ ہونے پر بازو مروڑی جانی کچھ عجب نہیں۔ آپریشن در آپریشن...... برین واشنگ اشتہاری مہمات، گانوں، ڈراموں، پکڑ دھکڑ، عقوبت خانوں، حراستی مراکز کے باوجود مدارس مساجد، داڑھیاں، قرآنی تعلیم کے مراکز موجود ہیں۔ سو افراتفری پھیلانے، سیاست دانوں کو باہم لڑانے کے لیے ہر کچھ دن بعد یکا یک نیا ہنگامہ درکار رہتا ہے۔ ایم کیو ایم لیکس کوئی نئے نرالے انکشافات تو نہ تھے۔ ڈیڑھ دہائی کراچی میں خون بہا، مال لٹا، شہری یرغمال بنے رہے۔ ان کا ٹینٹوا دبائے پسِ پردہ سبھی کچھ چلتا رہا۔ عوام بھی جانتے تھے اور خواص کی ایماء ہی پر سب کچھ جاری تھا!

ڈرامائی انداز میں یکا یک انکشافات بریکنگ نیوز کلچر کا حصہ ہے اور عوام کا لانعام اس ڈگڈگی پر ناچنے پر رضامند! کالے منہ والی جڑا چڑی سکرین کے ہاتھ پر بیعت کیے سرِ تسلیم خم کیے رہتے ہیں! چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر! کیا یہ حقیقت نہیں؟ سو اب سامنا ہے پانامہ لیکس کا! گلوبل ویلیج کا یہ نقصان بھی ہے کہ عالمی خبریں سفر بہت تیزی سے طے کرتی ہیں۔ سو جرمن اخبار سے نکل کر یہ خبر تفتیشی صحافیوں کی تنظیم کے ہتھے چڑھ گئی۔ لاء فرم (قانون شکنی کے قانونی حربے سکھانے والی!) جو پانامہ میں اثاثے چھپانے میں سہولت کاری کرتی رہی، اس کی ایک کروڑ 15 لاکھ دستاویزات کا ڈیٹا لیک ہو گیا۔ اس بدہضمی کے نتیجے میں ملبہ جہاں آسٹریا، آسٹریلیا، فرانس، سویڈن، آئس لینڈ جیسے مغربی ممالک کی شخصیات پر جا پڑا، جن کی پارسائی کی کہانیاں سناتے لبرل تھکتے نہیں ہیں، وہیں پاکستان میں نواز شریف، بے نظیر، وکلاء، ججوں، میڈیا والوں سمیت 200 سے زائد (اشرافیہ کہہ لیں یا بدمعاشیہ) بھی لپیٹ میں آئے۔ اگرچہ پاکستان میں کرپشن کی کہانیاں نہ نئی نرالی ہیں نہ غیر متوقع۔ کرپشن اتنی بڑی ہم پر کہ آسان ہو گئی، والا معاملہ ہے۔ ہر ادارہ اس کی زد میں ہے۔ زلزلہ زدگان کی بحالی اور تعمیرِ نو جیسے ادارے (ایرا) میں جرنیل سربراہ کے ہوتے ہوئے کروڑوں کی خورد برد کی خبر بھی موجود ہے۔ سو پہلا پتھر وہ مارے جو خود پاک ہو۔ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ہر جانب ریل پیل ہی ساری کہانیاں کہے دیتی ہے۔ چاہے دامن پر کوئی چھینٹ نہ خنجر پہ کوئی داغ والا کراماتی معاملہ ہی کیوں نہ ہو۔ روپے، ڈالر درختوں پر تو نہیں لگتے جو ایسی پنج ستارہ زندگیوں کے لیے قارونی خزانے مہیا کر رہے ہوں۔

مغرب میں تحقیق نے یہ انکشاف کیا کہ وہاں لوگ یہ کہتے ہیں کہ بچے پیدا کرنے سے بہتر ہے کہ نئی گاڑی لے لی جائے۔ سو شرحِ پیدائش گر رہی ہے۔ جرمن نوجوان نسل پہلے ہی کہہ چکی ہے کہ بچے بہت وقت ضائع کرنے کا باعث بنتے ہیں تاہم وہ توجہ فرمائیں تو پانامہ لیکس کا سبق یہ بھی ہے کہ بچے مستقبل کا شاندار اثاثہ ہوتے ہیں۔ 4 خفیہ کمپنیاں اور ان سے لاکھوں ڈالروں کی آمدن جس سے جی بھر کر گاڑیاں خریدی جا سکیں ہونہار بچوں کے صدقے ہی تو ممکن ہوئیں۔ سیاسی کاروبار چکانے کو نسل در نسل پیپلز پارٹی اور نواز شریف اور اُدھر لکی مروت کے سیف اللہ خاندان کی مثال سامنے ہے۔ وگرنہ ان کی ذاتی معاشی کسمپرسی کا تو یہ عالم ہے کہ شریفوں کی حبیب شوگر مل بیچاری گیس چوری پر

چل رہی تھی۔ زرداری دور میں 3 کروڑ 39 لاکھ کا بل بھیجا گیا۔ 2 کروڑ ان غریبوں کو معاف کر دیئے گئے۔ ایک کروڑ آج تک ادا نہ ہوئے۔ قوم سے **حاسبنا حسابًا یسیرًا۔** (ہمارا آسان حساب لیجیو) کی فریادیں کرتے رہے! قوم اور اس کے سرداروں کا اصل المیہ یہ ہے کہ ہم ان پڑھ، اجڈ، لبرل ہو چکے ہیں۔ حکمت و دانائی اور سرچشمۂ علوم، قرآن سے نابلد، نبوی ﷺ تہذیب، خلفائے راشدین کی تہذیب بھلائے حیوانِ ناطق، خوش پوش دو ٹنگے ڈارون کے بوزنوں کی دنیا کے باسی ہیں۔ قومی ترانہ غلط پڑھنے پر واویلا کرنے اور مقدمہ دائر کرنے کا شور مچانے والوں نے سورۃ فاتحہ، الاخلاص اور العصر جیسی ناگزیر سورتوں کو درست پڑھنے کی صلاحیت سے محروم بڑے بڑے وزیروں، سینیٹروں کو کبھی میلی آنکھ سے نہ دیکھا! لارڈ میکالے کی تعلیم نے مغرب کے غلاموں کے ریوڑ پالے ہیں۔ پڑھا ہوتا تو قطرے برابر زندگی (90,80 سال بمقابلہ لامنتہا آخرت) میں حرام و حلال، ظلم و انصاف، خیر و شر، حیا بے حیائی کے فرق سے منہ موڑے یوں زندگیاں ڈالروں کے اندھے تعاقب میں تو برباد نہ ہوتیں۔

آمنہ جنجوعہ قبیلے کو لاپتکیوں کے روگ میں ہزاروں خاندانوں پر مشتمل رُلتے بے نوا دربدریاں کاٹتے ڈیڑھ دہائی گزر گئی۔ 2013ء میں لاپتہ افراد کے کمیشن نے 117 افسران (ایجنسیوں، سکیورٹی اداروں سے منسلک) کے خلاف مقدمے کی سفارش کی تھی۔ تاہم ایک سناٹا ہے جو عفریت بن کر بے شمار جوانیاں نگل گیا۔ کچھ پولیس مقابلوں میں مار کر تھما دیئے گئے۔ کچھ حراستی مراکز سے نیم مردہ ملاقات کروا دیئے گئے۔ کچھ بند دروازوں کے پیچھے غیر شفاف مقدموں سماعتوں میں پھانسی گھاٹ کی نذر ہوئے۔ لیکس کا بڑا دن: **یومَ تُبلی السرائر** کا بہت بڑا دن تو آنا ہی ہے! وہ دن جب راز کھلیں گے، انصاف قائم ہوگا۔ بڑے بڑے ہیکر مجرم چلا اٹھیں گے: میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سارا اقتدار رحکمرانی ختم ہوگئی (حکم ہوگا) پکڑو اسے اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔ پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔ پھر اس کو ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔ (الحاقۃ 28 تا 32)۔ امریکہ کی سہولت کاری بھی بہت بھاری جرم ہے عنداللہ۔ اگرچہ فیصلہ آج نہیں ہوگا، **(اللھم احفظنا)** آخرت کی رسوائی اور لیکس شدید تر ہیں۔ **لو کانوا یعلمون o** کاش وہ جانتے! ہم پناہ مانگتے ہیں رب کی!

50 سے زائد مختلف مضامین پر 20 اہل علم و مدرسین سے استفادے کا نادر موقع......!

مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت، تنظیمِ اسلامی پاکستان کے تحت
ناگزیر علمِ دین اور درسِ قرآن کے لیے درکار بنیادی علوم کی تحصیل کے لیے

تیس 30 روزہ قرآنی تربیت گاہ

برائے مدرسینِ تنظیمِ اسلامی

کا انعقاد

20 شعبان المعظم تا 20 رمضان المبارک 1437ھ
(بمطابق 27 مئی تا 25 جون 2016ء)
قرآن اکیڈمی یٰسین آباد کراچی میں کیا جا رہا ہے۔ ان شاء اللہ

مضامین تدریس * علومِ قرآن (53 گھنٹے) * متعلقاتِ دورۂ ترجمۂ قرآن (68 گھنٹے)
* علومِ حدیث (22 گھنٹے) * علومِ فقہ (10 گھنٹے) * علومِ عقیدہ (17 گھنٹے)
* علومِ تزکیہ و احسان (15 گھنٹے) * فکری و تحریکی لٹریچر (24 گھنٹے) * دیگر (9 گھنٹے)

اہلیت برائے داخلہ
* ملتزم رفیق (جو درس و تدریس سے وابستہ ہوں) * بنیادی عربی گرامر و ترجمۂ قرآن سے واقفیت

داخلے کا طریق کار * داخلہ فارم تنظیم کی ویب سائٹ یا دفتر حلقہ سے حاصل کریں اور مورخہ 10 مئی 2016ء تک مقامی امیر اور امیر حلقہ کی سفارشات کے ساتھ مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت کو بذریعہ ڈاک یا ای میل markaz@tanzeem.org پر ارسال کریں۔
* داخلے کے حتمی فیصلے کا اختیار مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت کے پاس محفوظ ہے۔

تفصیلات کے لیے رابطہ فرمائیں
* جناب اشفاق ندیم (مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت)
(موبائل: 0332-4178275، ای میل: markaz@tanzeem.org)
* جناب حارث احمد (قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، کراچی)
(موبائل: 0300-2225354، ای میل: haris@quranacademy.com)

نوٹ: تعلیمی مواد کی فراہمی اور قیام و طعام کے اخراجات ادارے کے ذمہ ہوں گے،
واضح رہے تربیت گاہ میں دستیاب نشستوں کی تعداد فقط پچاس (50) ہے۔

المعلن
مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت، مرکز تنظیم اسلامی، گڑھی شاہو، لاہور
042-36316638 36366638

نظام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ

نظام مصطفیٰ کانفرنس منعقدہ 2 اپریل 2016ء بمقام منصورہ، لاہور میں شریک تمام سیاسی و دینی جماعتیں، دینی مدارس کی تنظیمات، ممتاز علماء کرام، مشائخ عظام اور نمائندہ خواتین گزشتہ اجلاس (15 مارچ 2016ء منعقدہ منصورہ، لاہور) کے تسلسل میں اعادہ کرتے ہیں کہ:

1۔ اسلام، نظریۂ پاکستان، آئین پاکستان، جمہوریت، انسانی حقوق، مسلم معاشرہ اور خاندان کو وفاق اور پنجاب حکومت کے اقدامات نے جس طرح کمزور کرنے کی کوشش کی ہے اور جس طرح شریف حکومت نے معاشرے کو لبرل لائز کرنے کے عزم سے لے کر عاشق رسول ﷺ شہید ممتاز قادری کو پھانسی پر چڑھانے تک مغرب اور این جی اوز کے ایجنڈا پر عمل درآمد جاری رکھا ہوا ہے، آج خواتین اسلام، ملت اسلامیہ پاکستان اور دینی قیادت مغربی ایجنڈے اور حکومتی اقدامات کی ایک مرتبہ پھر شدید مذمت کرتی ہے اور عہد کرتی ہے کہ اسلام، قانون اور آئینی فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے حکومت کے اسلام دشمن اقدامات کے خلاف تحریک چلائی جائے گی اور شعائر اسلام، اسلامی معاشرے اور خاندان کو حاصل آئینی تحفظ کا دفاع کرے گی اور کرپٹ اشرافیہ سے نجات، کرپشن فری پاکستان اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

2۔ نظام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ حکومت کو تحفظِ ناموسِ رسالت ایکٹ میں کسی قسم کی ترمیم کی اجازت نہیں دے گی اور نہ ہی قادیانیوں کی عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف سازشوں کو کامیاب ہونے دے گی۔ کانفرنس شہید ممتاز قادری کی پھانسی کو عدالتی قتل سمجھتی ہے اور ان کی شہادت کے بعد مظاہرین کو گرفتار کرنے کی مذمت کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ انہیں فی الفور رہا کیا جائے اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمات ختم کیے جائیں۔

3۔ ہم خواتین کے حقوق کے سب سے بڑھ کر حامی ہیں اور ان کے خلاف ہر قسم کے تشدد کے مخالف ہیں، چاہے وہ گھر کے اندر ہو یا گھر سے باہر، ورک پلیس پر ہو یا کسی خفیہ جگہ پر، حکومت کرے یا غیر حکومتی عناصر، افراد کریں یا ادارے۔ ہم حکومت کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ گھریلو تشدد کے بل کے ذریعے خاندانی وحدت کو توڑے اور خاندانی نظام کو تباہ کرنے کا باعث بنے۔ ہم واضح کرتے ہیں کہ خاندانی اور عائلی مسائل اور جھگڑوں کو چوراہوں، میڈیا اور تھانوں میں لے جا کر خاندانی نظام تتر بتر ہوگا اور طلاق کی شرح میں اضافہ کا سبب بنے گا اور مغربی تہذیب و ثقافت کو پاکستان پر مسلط کر دے گا۔ اس بل کو پاکستان بھر کی خواتین اور تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور دینی جماعتوں سمیت ایک آئینی ادارے اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی اسلام اور شریعت کے منافی قرار دیا ہے۔ لہٰذا ہم اس بل کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ آئین پاکستان کے مطابق کوئی بھی ایسا قانون جو اسلامی شریعت کے خلاف بنایا گیا ہو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ دستور پاکستان کے تحت پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے اور اس سے انحراف غداری ہے لہٰذا حکومت عوام کے اس مسترد کردہ بل کو فوری طور پر منسوخ کر دے۔

4۔ ہم خواتین پر ہر قسم کے تشدد کے خلاف اور قرآن و سنت کے مطابق عورتوں کو حاصل تمام حقوق کے تحفظ کا ایک ایسا متفقہ بل قومی اسمبلی اور سینٹ میں پیش کریں گے جس کا دائرۂ کار پورا پاکستان ہو۔ یہ بل حقوق نسواں اور خواتین پر ہر قسم کے تشدد کے خاتمے کا حقیقی بل ہوگا۔

5۔ میڈیا کے بعض عناصر اسلامی شعائر کا مذاق اڑا رہے ہیں اور جذبات کو بھڑکانے کے ساتھ ساتھ فحاشی و عریانی پھیلا رہے ہیں۔ اس کے سدباب کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انتہا پسندی کو فروغ مل رہا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک گیر سطح پر فحاشی اور عریانی کے فروغ کے لیے جو مہم چلائی جا رہی ہے اور بھارتی ثقافت کو پروموٹ کیا جا رہا ہے اس کے سدباب کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

6۔ نظام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس، سانحہ گلشن اقبال پارک لاہور سمیت ہر اس دہشت گردی اور انتہا پسندی کی مذمت کرتی ہے کہ جس کا مقصد پاکستان کو نظریاتی، جغرافیائی، سیاسی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی طور پر کمزور کرنا ہے۔ کانفرنس بھارتی ''را'' کی پاکستان کو کمزور کرنے اور دہشت گردی کے نیٹ ورک بنانے کی مذمت کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ بھارتی ''را'' کے پکڑے جانے والے جاسوسوں اور دہشت گردوں کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ برتی جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اس حوالے سے حکومت کی مجرمانہ خاموشی بھی قابل مذمت ہے۔

7۔ کانفرنس دینی مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈے اور ان کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑنے کی بھی شدید مذمت کرتی ہے اور چیلنج کرتی ہے کہ پاکستان کا کوئی دینی مدرسہ دہشت گردی میں ملوث نہیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی آڑ میں دینی مدارس کے خلاف آپریشن بند کیا جائے۔

8۔ یہ کانفرنس حکومت کے ایسے تمام اقدامات کی مذمت کرتی ہے جس کے تحت کشمیر کے مسئلہ کو پس پشت ڈال کر ایک ایسی بھارتی حکومت کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھائی جا رہی ہے جس کے ہاتھ لاکھوں کشمیریوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ جو بابری مسجد کے قاتل ہیں اور جو پاکستان کے اندر دہشت گردی کا نیٹ ورک چلا رہے ہیں۔ ہم مقبوضہ کشمیر کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور یہ عہد کرتے ہیں کہ جموں و کشمیر کو متنازعہ مسئلہ تسلیم کیے بغیر بھارت کے ساتھ کسی قسم کی دوستی اور ڈپلومیسی کو تسلیم نہیں کریں گے۔

9۔ کانفرنس بنگلہ دیشی حکومت کی جانب سے ملک و قوم کے لیے قربانی دینے والے جماعت اسلامی کے رہنماؤں کے عدالتی قتل کی مذمت کرتی ہے اور حکومت پاکستان کی معنی خیز خاموشی کی مذمت کرتی ہے۔

10۔ دینی جماعتوں کے گزشتہ اجلاس میں جناب لیاقت بلوچ کی سربراہی میں جناب حافظ حسین احمد، (باقی صفحہ 15 پر)

سب سے بڑا المیہ یہ سرمایہ دارانہ نظام ہے جو دنیا کے لیے تباہ کن ہے۔ آف شور کمپنیاں بھی اسی نظام کی شاخیں ہیں جو اس نظام کو تحفظ دیتی ہے : ایوب بیگ مرزا

اگر ہماری پیش رفت عملاً نظریۂ پاکستان کی جانب ہوتی تو اسلامی ممالک بھی ہم سے تعلقات بہتر بنانے میں ضرور پیش قدمی کرتے : بریگیڈیئر (ر) غلام مرتضیٰ

پانامہ لیکس، پاکستان میں بذریعہ ایران دہشت گردی اور پٹھانکوٹ واقعہ کی تحقیقات کے موضوعات پر حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

پانامہ لیکس

سوال : آف شور کمپنیاں کیا ہوتی ہیں اور یہ کن مقاصد کے لیے بنائی جاتی ہیں؟

بریگیڈیئر(ر)غلام مرتضیٰ: یہ آج کے دور کا المیہ ہے کہ ایک کام جو بظاہر غیر اخلاقی اور غیر قانونی ہے، اسے نیو ورلڈ آرڈر کے تحت پنپنے کا موقع دیا گیا۔ آف شور کمپنیاں دراصل وہ ذیلی کمپنیاں ہوتی ہیں جو کسی اور نام سے اپنا دفتر ''مین لینڈ'' سے ہٹ کر جزیروں میں کھول لیتی ہیں اور مین لینڈ سے پیسہ ''سائن آف'' کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ جہاں تک ان کے قیام کے جواز کا تعلق ہے تو ہم سب جانتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں بظاہر جمہوریت نظر آتی ہے لیکن اصل میں سرمایہ دارانہ نظام کا غلبہ ہے۔ آج ملٹی نیشنل کمپنیاں اتنی طاقتور ہوگئی ہیں کہ حکومتیں بدل سکتی ہیں۔ حکومتوں کا مفاد ان سے وابستہ ہے لہٰذا آف شور کمپنیوں کا جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ چونکہ ریسرچ کرنے یا کوئی نئی چیز بنانے کے لیے کمپنی کو اپنا اصل نام چھپانا پڑتا ہے تا کہ اس کی نقل مارکیٹ میں پہلے نہ آجائے لہٰذا کسی دوسرے مقام پر کسی اور نام سے ایک ذیلی کمپنی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مثلاً ایپل الیکٹرانکس کی کمپنی ہے، اس نے کاروں پر ریسرچ کے نام پر ایک کمپنی بنائی اور اس بہانے کچھ رقم چھپالی۔ ایک لحاظ سے اس جواز کو غیر اخلاقی بھی نہیں سمجھا جاتا لیکن اس کی آڑ میں دراصل ٹیکس سے بچنے کے لیے بڑے پیمانے پر رقوم پس انداز کی جاتی ہیں۔ تو بظاہر آف شور کمپنیوں کو قانونی جواز حاصل ہے لیکن اس کے تحت بہت سے غیر قانونی کام بھی ہوتے ہیں۔

سوال : دنیا میں اس وقت تقریباً کتنی آف شور کمپنیاں کام کرتی ہیں؟

بریگیڈیئر(ر)غلام مرتضیٰ: بے شمار کمپنیاں ہیں۔ برطانیہ، ماریشس، قبرص اور لاطینی امریکہ سمیت کئی ممالک نے یہ کمپنیاں ایسے علاقوں یا جزائر میں قائم کرنے کی قانونی اجازت دے رکھی ہے جہاں ان کے ٹیکس کے قواعد وضوابط اور قوانین کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ایسی کمپنیوں کے اصل مالکان پس پردہ رہتے ہیں۔ اسی طرح کی ایک فرم وسطی امریکہ کے ملک پانامہ میں بھی ہے جس کا ڈیٹا لیک

مرتب: محمد رفیق چودھری

ہوا ہے۔ Mossack اور Fonseca اس کمپنی کے دو حصہ دار ہیں۔ 2014ء میں ایک جرمن اخبار سے کسی نے رابطہ کر کے سیکیورٹی مانگی اور کہا کہ میں کوئی ڈیٹا دینا چاہتا ہوں۔ پورے سوا سال میں وہ ڈیٹا اس نے ٹرانسفر کیا۔ کہا جا رہا ہے کہ ٹوٹل 2.6 ٹیرابائیٹس کا یہ ڈیٹا ہے جس کی یہ پہلی قسط سامنے آئی ہے۔ انٹرنیشنل کنسورشیم آف انوسٹی گیٹیو جرنلسٹس کے پورے یورپ، امریکہ اور دیگر ممالک میں پھیلے ہوئے 400 کے لگ بھگ نمائندوں نے تصدیق کے لیے اس ڈیٹا کی چھان بین کی اور پھر کچھ چیزیں نکال کر سامنے لے آئے۔ اس ڈیٹا کے ساتھ جو رقم ایکسپوز ہوئی ہے وہ 21 سے 32 ٹریلین ڈالر ہے جو کہ امریکہ کے نیشنل بجٹ کے برابر ہے۔ یہ صرف ایک کمپنی کا ڈیٹا ہے۔ دنیا میں کتنی اور ایسی کمپنیاں کام کر رہی ہیں؟ کتنا کالا دھن اور کتنا پیسہ چھپایا گیا ہے؟ اس کا کوئی حساب نہیں۔

ایوب بیگ مرزا: اصل میں دیکھنا یہ چاہیے کہ برائی کی جڑ کہاں ہے؟ سب سے بڑا المیہ یہ سرمایہ دارانہ نظام ہے جو کہ دنیا کے لیے تباہ کن ہے۔ آف شور کمپنیاں بھی اسی کی شاخیں ہیں جو اس نظام کو تحفظ دیتی ہیں۔ انہیں غیر قانونی بھی نہیں کہا جاتا کیونکہ دنیا کے طاقتور لوگوں یعنی ملٹی نیشنل کمپنیوں نے انہیں ایک قسم کا ''لیگل کور'' بھی دیا ہوا ہے۔ صرف یہ کہا جاتا ہے کہ یہ غیر اخلاقی ہے۔ لیکن ان کا اصل مقصد ہے دولت چھپانا اور جس شخص کی دولت ہے اس کا نام چھپانا۔ تو سیدھی سی بات ہے کہ اگر یہ سرمایہ جائز ہوتو کسی کو چھپانے کی کیا ضرورت ہے؟ دولت چھپانے کی نوبت اسی وقت پیش آتی ہے جب یہ سمجھا جاتا ہے کہ وائٹ منی ظاہر کرنے پر ہمیں اتنا ٹیکس دینا پڑے گا۔ دراصل یہ سرمایہ دارانہ نظام کا شاخسانہ ہے کہ ایک غلط کام کو ''لیگل کور'' دے دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ جو اس نظام کے کرتا دھرتا ہیں وہ خود بڑے سرمایہ دار ہیں۔ امریکی صدر اوباما نے کہہ دیا ہے کہ اب ہم امریکہ میں ایسی قانون سازی کریں گے جس سے ایسی کمپنیاں کھولنا ممکن نہ رہے کیونکہ وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس آڑ میں بلیک منی وہاں جا رہی ہے۔ ہمارے لیے المیہ یہ ہے کہ ہمارے جیسے ترقی پذیر یا غیر ترقی یافتہ ممالک کے لیڈرز اپنی کرپشن کی کمائی وہاں رکھ کر ''لیگل کور'' حاصل کر لیتے ہیں۔ اس حوالے سے شریف فیملی کی خاتون کا بہترین تبصرہ آیا ہے۔ شہباز شریف کی اہلیہ نے کہا ہے کہ ''آف شور کمپنیاں لیگل ہوں گی لیکن سب تسلیم کرتے ہیں کہ یہ غیر اخلاقی ہیں۔ قانون توڑنے والا قانون شکن کہلاتا ہے لیکن غیر اخلاقی حرکت کرنے والا اپنے ضمیر کا سودا کرتا ہے''۔ اگر یہ غیر اخلاقی نہ ہوتیں تو دنیا بھر میں اتنا شور کیوں مچتا؟ یہ بات واقعتاً صحیح ہے کہ جو لوگ سیاسی قوت رکھتے ہیں ان کا اس طرح پیسے کو چھپانے یا بے نام کھاتوں میں رکھنے کا مطلب ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔

سوال : امریکہ، اسرائیل اور یورپی یونین کے کسی لیڈر یا حکومتی اہلکار کا نام پانامہ پیپرز میں نہیں آیا۔ آپ کیا سمجھتے

ہیں کہ وہاں کے سب لوگ دودھ کے دھلے ہوئے ہیں کیا؟

بریگیڈئیر(ر) غلام مرتضیٰ: ابھی صرف ایک کمپنی کا ڈیٹا سامنے آیا ہے اوراس کی بھی صرف پہلی قسط منظر عام پر آئی ہے۔ اس میں ہمارے ملک کے بھی صرف چند لوگوں کا نام سامنے آیا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ ایسی بے شمار کمپنیاں اور بھی ہیں، اوراس سکینڈل میں اور لوگ بھی Involve ہوسکتے ہیں۔ لیکن ایک تھیوری یہ بھی ہے کہ یہ ڈیٹا امریکہ نے خود ہی Expose کروایا ہے۔ کیونکہ انٹرنیشنل کنسورشیم آف انوسٹی گیٹیو جرنلسٹس کی جو رپورٹ انٹرنیٹ پر شائع ہوئی ہے' اس کے کور پیج پر روسی صدر پیوٹن کی تصویر دی گئی ہے۔ حالانکہ پیوٹن کا براہ راست اس سکینڈل میں کوئی ذکر نہیں ہے، بلکہ پیوٹن کے چند دوستوں کے نام شامل ہیں۔ اس شک کو تقویت اس بات سے بھی ملتی ہے کہ امریکہ کے کسی بندے کا نام نہیں آیا البتہ یورپ میں کیمرون کے والد کا نام موجود ہے۔

سوال: کہا یہ جارہا ہے کہ دنیا بھر کے لیڈروں کا جو پیسہ سوئس بنکوں میں پڑا ہے اس کی بھی لیکس آنے والی ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ صرف ایسی انفارمیشن ہی آتی رہیں گی یا ان ملکوں کو لوٹی ہوئی دولت بھی انہیں واپس ملے گی؟

بریگیڈئیر(ر) غلام مرتضیٰ: سوئس بنک بھی کسی قانون کے ماتحت نہیں تھے بلکہ ان کے اپنے خفیہ قوانین تھے۔ لیکن اب ان پر بھی امریکی دباؤ بڑھ رہا ہے کہ وہ بھی اپنے بنکنگ قوانین تبدیل کریں تاکہ ان سے بھی انفارمیشن لی جاسکے اور اس ضمن میں کچھ قانون سازی بھی ہونے جا رہی ہے تاکہ سوئس بینکوں کے اکاؤنٹس بھی اوپن ہو جائیں اور پتا چلے کہ وہاں پر کس کا کتنا پیسہ رکھا ہوا ہے۔

سوال: پانامہ لیکس کے منظرعام پر آنے سے پاکستان میں حکمران جماعت پر خاص کر وزیر اعظم کی فیملی پر اپوزیشن کی طرف سے سخت تنقید ہو رہی ہے اور ان کے استعفے کا بھی مطالبہ کیا جارہا ہے۔ وزیر اعظم نے قوم سے خطاب میں جوڈیشل کمیشن بنانے کا اعلان کیا لیکن اپوزیشن نے اس کو بھی قبول نہیں کیا۔ اب جبکہ کمیشن بن رہا ہے اور وزیر اعظم نے خود کو تحقیقات کے لیے پیش کر دیا ہے۔ کیا اس پر اپوزیشن جماعتوں کے منہ بند نہیں ہوجانے چاہئیں؟

ایوب بیگ مرزا: دنیا میں اس طرح کے کمیشن بنتے ہیں اور ان کے نتائج بھی نکلتے ہیں لیکن ہمارے ملک میں کمیشنوں کی تاریخ بڑی مضحکہ خیز ہے۔ ایسے کمیشنوں نے کبھی کوئی ایسا کارنامہ انجام نہیں دیا کہ جس سے اصل مجرموں تک پہنچا جاسکے۔ یعنی جس چیز پر بقول چودھری شجاعت حسین مٹی پانا مقصود ہو تو اس پر کمیشن بنا دیا جاتا ہے۔ اس وقت وزیر اعظم نواز شریف جوڈیشنل کمیشن بنا رہے ہیں اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ملزم خود جج مقرر کر رہا ہے کہ تم فیصلہ کرو۔ جبکہ اس معاملے میں بڑا ہی صحیح اور آسان طریقہ یہ تھا کہ کسی بھی انٹرنیشنل آڈٹ کمپنی کو فرانزک آڈٹ کرنے کے لیے کہا جائے۔ چیف جسٹس یا کوئی جج اس آڈٹ کی مانیٹرنگ کرے اور پہلے طے کر لیا جائے کہ اس کا فیصلہ سب قبول کریں گے۔ آڈٹ کرنے والی ٹیم کے پاس اختیارات اور وسائل بھی ہوں تاکہ وہ بیرون ممالک جا کر اثاثہ جات کی پڑتال کر سکے۔ یہ بات یاد رکھیے کہ یہ مالی بے ضابطگی کا معاملہ ہے، یہ کسی کو قابلِ برداشت نہیں ہوگا۔ اگر اس مجوزہ کمیشن کا فیصلہ نواز شریف کے حق میں آگیا تو ان کے لیے بہت استحکام کا باعث بنے گا اور اگر ان کے خلاف آگیا تو پھر ان کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑے گا۔

> پاکستان میں استحکام نہ تو جغرافیائی بنیادوں پر آسکتا ہے اور نہ لسانی بنیادوں پر بلکہ جس بنیاد پر یہ ملک حاصل کیا گیا وہی اس کی وجہِ جواز ہے اور اسی کی جانب پیش قدمی سے استحکام آسکتا ہے۔

''را'' کی بذریعہ ایران پاکستان میں دہشت گردی

سوال: ''را'' بذریعہ ایران پاکستان میں دہشت گردی کا نیٹ ورک چلا رہی ہے، اب تو اس کے واضح شواہد بھی سامنے آگئے ہیں۔ ایران پاکستان کا برادر اسلامی ملک ہے لیکن اس معاملے میں انڈیا کا سہولت کار کیوں بنا ہوا ہے؟

بریگیڈئیر(ر) غلام مرتضیٰ: یہ بات تقریباً سب کو معلوم ہے انڈیا پاکستان کا گھیراؤ کر رہا ہے یعنی مشرقی جانب سے بھی ہم پر دباؤ ہے اور مغربی جانب افغانستان اور ایران میں اس کا ایک بہت مضبوط نیٹ ورک ہے اور یہ آج سے نہیں بلکہ بہت پہلے سے ہے۔ اب جو نئی بات سامنے آئی ہے وہ انڈیا کے حاضر سروس آفیسر (کل بھوشن یادیو) کا رنگے ہاتھوں پکڑے جانا ہے اور شکر ہے اب انڈیا مان گیا ہے کہ یہ ان کا بندہ ہے لیکن ابھی تک وہ یہ ماننے کے لیے تیار نہیں کہ یہ حاضر سروس آفیسر ہے۔ البتہ کل بھوشن یادیو نے پاکستان میں خاص طور پر بلوچستان اور کراچی جو ایران سے زیادہ قریب ہیں اور وہاں دہشت گردی کے واقعات بھی زیادہ ہوتے ہیں، وہاں دہشت گردی کا اعتراف کر لیا ہے۔ اب پاکستان کا ایران سے مطالبہ یہ ہے کہ جس طرح پاکستان نے ایک مرتبہ ایران کے مطالبہ پر جنداللہ کے انتہائی مطلوب راہنما کو پکڑوانے میں ایران کی مدد کی تھی، اسی طرح ایران بھی پاکستان کے ساتھ تعاون کرے۔

سوال: یہی تعاون حاصل کرنے کے لیے پاکستان نے سفارتی ذرائع کے ذریعے 6 نکات پر مشتمل مطالباتی خط بھیجا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ان مسائل کے حل کے لیے یہ کوئی مناسب اقدام ہے؟

ایوب بیگ مرزا: مجھے ایران سے تعلقات کے حوالے سے بہت مضحکہ خیز صورت حال نظر آ رہی ہے کہ ایک طرف آرمی چیف ایرانی صدر کے دورۂ پاکستان کے موقع پر اسے ''را'' کے نیٹ ورک کے حوالے سے موجودہ صورتحال سے آگاہ کرتے ہیں اور دوسری طرف یہ 6 نکاتی خط تو حکومت کی طرف سے بھیجا جاتا ہے لیکن ہمارے وزیر داخلہ صاحب ٹی وی پر آ کر کہتے ہیں کہ ''را'' کے نیٹ ورک میں ایران کے صرف کچھ لوگ شامل ہیں اور وہ یہ کام افغانستان کے ذریعے کر رہے ہیں۔ یعنی پہلے ایران کو 6 نکاتی خط بھیج کر اس کا جواب طلب کیا اور خط کا جواب آنے سے پہلے خود ہی ہماری حکومت نے ان کی وکالت شروع کر دی کہ اس میں ایران کا کوئی قصور نہیں ہے۔ لہٰذا میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ پہلے ہماری حکومت خود تو کلیئر ہو کہ واقعتاً وہ یہ سمجھتی بھی ہے کہ ایران را کی دہشت گردی میں ملوث ہے یا نہیں۔ ابھی تک ان 6 نکات کے حوالے سے ایران سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اُلٹا ایران نے اس معاملے میں برہمی کا اظہار کیا ہے کہ ہمیں کیوں ملوث کیا جا رہا ہے۔

سوال: پاکستان میں بذریعہ ایران دہشت گردی روکنے کے لیے آپ دونوں حضرات حکومت پاکستان کو کیا اقدامات تجویز کرتے ہیں؟

بریگیڈئیر(ر) غلام مرتضیٰ: ایران کے ساتھ سفارتی سطح پر دوٹوک بات چیت ہونی چاہیے کہ وہ ایک طرف تو ہمارے ساتھ دوستی کا دم بھرتے ہیں اور دوسری طرف ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت بھی کرتے ہیں۔ اگر انڈیا نے ان کی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال کی ہے تو کم از کم جو سوال 6 نکاتی خط میں بھیجے گئے ہیں ان کے جوابات تو دینے چاہئیں۔ بجائے اس کے انہوں نے اس معاملے کو لپیٹنے کی کوشش کرتے ہوئے ''را'' کے اہلکاروں کو ''پیک اپ'' کر کے انڈیا بھجوا دیا ہے۔ پاکستان کو مطلوب راکیش نامی بندہ انڈیا واپس جا بھی چکا ہے۔

ایوب بیگ مرزا: خاص طور پر راکیش نامی شخص کے بارے میں ایران کا کوئی جواب نہ دینا اس کی بدنیتی کا ثبوت ہے۔ ہماری انٹیلی جنس ایجنسیاں بھی کہتی ہیں اور کل بھوشن یادیو بھی اعتراف کرتا ہے کہ راکیش رضوان کے فرضی نام کے ساتھ ایران میں موجود ہے۔

بریگیڈئیر(ر) غلام مرتضیٰ: پاکستان میں ''را'' کی دہشت گردی کے کچھ ثبوت پہلے بھی UNO میں دیئے گئے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک اس کا کچھ نتیجہ نہیں نکلا لیکن اب جبکہ را کا ایک بندہ رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہے اور اب زیادہ مضبوط کیس بنتا ہے لہٰذا پاکستان کو یہ کیس نہ صرف انٹرنیشنل سطح پر اٹھانا چاہیے بلکہ انڈیا اور ایران دونوں کے ساتھ معاملات سنجیدگی و متانت کے ساتھ طے کرنے چاہئیں۔

ایوب بیگ مرزا: میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایران کو واضح انداز میں یہ بتا دینا چاہیے کہ اُس کے ساتھ تعلقات اور دوستی اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے اگر وہ پاکستان دشمنی پر مبنی حرکتوں کا مرتکب نہ ہو اور اس کے ساتھ اس کو متنبع بھی کر دینا چاہیے کہ آپ کی بھی سُنّی آبادی اور جنداللہ وغیرہ پاکستانی بارڈر کے قریب آباد ہیں، اگر آپ نے تخریب کاری بند نہ کی تو اس کا بھرپور جواب آپ کو بھی مل سکتا ہے۔ یعنی اگر وہ سیدھی زبان سے بات نہ مانے تو پھر انہیں اسی انداز میں جواب دینا چاہیے۔

سوال: اوریا مقبول جان نے اعداد و شمار کی روشنی میں اپنے کالم میں لکھا ہے کہ ایرانی بارڈر سے متصل پاکستانی اضلاع میں دہشت گردی کے واقعات زیادہ رونما ہوئے ہیں بہ نسبت افغانستان بارڈر کے۔ کیا ایران کے ساتھ پاکستان کو یہ معاملہ نہیں اُٹھانا چاہیے کہ مذکورہ پاکستانی اضلاع دہشت گردی سے کیوں متاثر ہو رہے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: پاکستان ایران کے حوالے سے بہت برادرانہ رویہ روا رکھے ہوئے ہے۔ شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ بلوچستان کے بعض علاقوں سے ایران تیل نکال رہا ہے جبکہ وہ ہمارا تیل ہے اور ہمیں نکالنا چاہیے۔ ایران کیوں نکال رہا ہے؟ یہ تو ایک قسم کی چوری ہے جس سے ایران کو باز آ جانا چاہیے۔

بریگیڈئیر(ر) غلام مرتضیٰ: آپ کو یاد ہوگا کہ 1977ء میں جب بھٹو کے خلاف تحریک چل رہی تھی تو اس وقت بھی ایران اپنی فوجیں ہمارے بارڈر پر لے آیا تھا۔ اس سب کے باوجود بھی ہم اسے برادر اسلامی ملک ہی سمجھ رہے ہیں اور ایران کی طرف سے بھی ایسے ہی برادرانہ رویے کی توقع رکھتے ہیں؟

ٹھانکوٹ واقعہ کی تحقیقات

سوال: پٹھانکوٹ واقعہ کی تحقیقات انڈیا اور پاکستان دونوں اطراف میں ہو رہی ہیں۔ انڈیا میں جو ٹیم تحقیق کر رہی تھی اس کے ایک مسلمان رکن محمد تنزیل احمد کو بڑی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ انڈیا پٹھانکوٹ واقعے کی تحقیقات کس طرف لے کے جا رہا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: یہ معاملہ بھی بمبئی حادثہ کی طرح شروع سے ہی شبہات کا شکار ہے۔ جس دن یہ واقعہ رونما ہوا انڈیا کا کہنا تھا کہ ائیر بیس میں چار دہشت گرد داخل ہوئے ہیں جبکہ ان چار دہشت گردوں کو مارنے میں انہیں چار دن لگ گئے تھے۔ بقول ہماری خفیہ ایجنسیوں کے انڈیا نے دو گھنٹوں میں آپریشن مکمل کر لیا تھا لیکن چار دن تک معاملے کو اس لیے لٹکایا گیا تاکہ پاکستان کو اس واقعہ میں ملوث کیا

> بلوچستان کے بعض علاقوں سے ایران چوری چھپے تیل نکال رہا ہے جبکہ وہ ہمارا تیل ہے اور ہمیں نکالنا چاہیے۔ ایران کیوں نکال رہا ہے؟

جا سکے۔ لہٰذا یہ سارا معاملہ ہی شکوک و شبہات میں چل رہا ہے۔ پھر جب انڈیا سے کہا گیا کہ جن دہشت گردوں کو آپ نے مارا ہے ان کی فائل فوٹو بھیج دیجئے تو جواب ملا کہ وہ تو جل کر خاک ہو گئے۔ سوال یہ ہے کہ انہیں کون سی گولیوں سے مارا گیا کہ ان کی لاشیں جل کر خاک ہو گئیں؟ پھر پاکستان کی جو ٹیم تحقیقات کے لیے وہاں گئی تو اسے صرف 55 منٹ کے لیے ائیر بیس میں رکنے دیا گیا اور اہم بات یہ ہے کہ اسے مین گیٹ سے داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ متبادل راستے سے داخل کیا گیا کیونکہ مین گیٹ سے داخل ہوتے ہی دائیں طرف ائیر بیس کا سب سے قیمتی اثاثہ موجود ہے۔ لہٰذا یہ سوال پیدا ہوسکتا تھا کہ دہشت گردوں نے اسے نشانہ کیوں نہ بنایا؟ پھر ہماری JIT نے کہا کہ ہمیں بارڈر پر لے جا کر وہ جگہ دکھا دیجئے جہاں سے دہشت گردوں نے بارڈر کراس کیا تھا تو انہوں نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ حملے کے دوران لائٹیں کیوں بند تھیں اور کیمروں نے کیوں کام نہیں کیا؟ تو اس کا بھی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جبکہ پاکستانی ٹیم نے انکشاف کیا ہے کہ پٹھانکوٹ واقعہ انڈیا کی Inside Job ہے اور اس کو انڈیا نے غلط طور پر مسئلہ بنایا ہے۔ جہاں تک محمد تنزیل احمد کے قتل کا تعلق ہے تو آپ کو یاد ہوگا کہ ممبئی حملوں کی انکوائری کرنل کر کرے کر رہا تھا اور اسی دوران اس کو بھی مار دیا گیا تھا۔ ایک بھارتی صوبے کے آئی جی پولیس ایس ایم مشرف نے اپنی کتاب میں انکشاف کیا ہے کہ کرنل کر کرے کو ایک پولیس آفیسر نے مارا تھا۔ اس لیے کہ اس کی پوزیشن بھی سمجھوتہ ایکسپریس میں وہی تھی جو پٹھانکوٹ واقعہ کے معاملے میں محمد تنزیل احمد کی تھی۔ یہاں بھی انڈیا نے یہی کام کیا کہ جو خاص آدمی تھا اور اس کے پاس کافی راز تھے اس کو مار دیا گیا۔ گویا یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ مودی جو یہاں مذاکرات کی جھوٹی سچی بات کر گیا تھا اس کو ختم کرنے کے لیے یہ سارا ڈرامہ رچایا گیا ہے۔

سوال: پاکستان کی جو جائنٹ انوسٹی گیشن ٹیم (JIT) انڈیا گئی تھی اس کو صحیح طریقے سے تحقیقات ہی نہیں کرنے دی گئیں۔ اب انڈیا کی تحقیقاتی ٹیم پاکستان آ رہی ہے۔ کیا اس طرح کے طرزِ عمل کے ساتھ یہ ٹیمیں صرف آتی جاتی رہیں گی یا کبھی دونوں ممالک اپنے مسائل کے حل کے قریب بھی پہنچ پائیں گے؟

بریگیڈئیر(ر) غلام مرتضیٰ: یہ تو اس صورت میں ممکن ہے کہ واقعہ میں کوئی حقیقت ہو، سچائی ہو اور دونوں حکومتیں بڑی نیک نیتی سے کسی صحیح نتیجے تک پہنچنا چاہتی ہوں اور اس کے لیے دونوں آپس میں تعاون بھی کریں اور جو سہولیات مانگی جائیں وہ دی جائیں، مطلوبہ جگہ دکھائی جائے۔ پھر تو کوئی حل نکلنے کا امکان ہے لیکن جہاں پر بنیاد ہی غلط ہو وہاں سے صحیح نتیجہ کیسے نکل سکتا ہے جبکہ پورے حادثے پر یہ سوالیہ نشان لگ چکا ہے کہ دہشت گرد باہر سے آئے تھے؟ یا یہ انڈیا کی ''ان سائیڈ جاب'' تھی؟ پاکستان سے اگر ایک تحقیقاتی ٹیم وہاں گئی بھی ہے تو ظاہر ہے وہ کسی دوسرے ملک میں جا کر آزادانہ تحقیقات کر ہی نہیں سکتی کیونکہ وہ میزبان ملک کے تعاون کی محتاج ہے۔ اسی طرح اگر انڈیا کی ٹیم یہاں آ جائے گی تو اس نے یہاں پر آ کر کیا کرنا ہے جب سارے واقعہ کی بنیاد ہی غلط ہے اور نیتوں میں فتور ہے؟

سوال: جیسا کہ آپ لوگوں نے فرمایا کہ ہماری تحقیقاتی ٹیم کی رپورٹ کے مطابق پٹھانکوٹ واقعہ انڈیا کی ان سائیڈ جاب تھی۔ یہ فرمائیں کہ انڈیا ایسے کام کر کے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: انڈیا کا روزِ اول سے یہ طرزِ عمل ہے کہ وہ پاکستان کو بدنام کرنے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں چھوڑتا۔ چاہے وہ کرکٹ کا کھیل ہی کیوں نہ ہو۔ سری لنکن ٹیم پاکستان آنا چاہتی تھی لیکن انڈیا (باقی صفحہ 15 پر)

قانون ''خواتین کا تشدد سے تحفظ'' پنجاب 2016ء

مولانا عبدالوہاب

تمہید

یہ بل 24 فروری 2016ء کو پنجاب اسمبلی میں پیش ہوا، جس پر تائید وتنقید کا سلسلہ جاری رہا۔لیکن اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ سب کچھ سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام فکر کی پیداوار ہے، پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا، چاہیے تو یہ تھا کہ یہاں اسلامی خلافت قائم ہوتی تو سب مسائل خود بخود حل ہو جاتے۔

اسلام وہ واحد نظام ہے جس نے عورت کو وہ مقام دیا جس کا کسی دوسرے دین میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی وغیرہ جیسے القابات سے نوازا۔

اسلام میں جہاں عورتوں کی حق تلفی کی ممانعت کا تذکرہ موجود ہے وہاں مردوں کے حقوق کا بھی ذکر ہے۔ جس طرح ہر اجتماعی نظام کے لیے عقلاً وعرفاً ضروری ہوتا ہے کہ اس کا کوئی سربراہ یا امیر اور حاکم ہو، اسی طرح اس عائلی نظام میں جس کو خانہ داری کہا جاتا ہے، اس میں بھی ایک امیر اور سربراہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس حکمرانی کے لیے عورتوں اور بچوں کے مقابلہ میں مردوں کو منتخب فرمایا کہ ان میں علمی اور عملی قوتیں ان دونوں سے زیادہ ہیں۔ اسی وجہ سے سورۃ البقرہ کی آیت 228 میں فرمایا:

﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾

''اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔''

اور سورۃ النساء میں فرمایا:

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ (آیت: 34)

''مرد عورتوں پر قوام (حاکم اور نگران) ہیں۔''

مذکورہ بالا سطور سے واضح ہوا کہ مرد حکمران ہی ہے لیکن وہ بھی دینداری کی حدود کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکمرانی کرے گا، ظلم کی طرف پیش قدمی نہیں کرے گا۔

اسی وجہ سے مفتی محمد شفیعؒ معارف القرآن (ج2، ص396) میں تحریر فرماتے ہیں:

''(1) جب جھگڑے کی نوبت آجائے تو گھر کا جھگڑا گھر ہی میں تدریجی تدبیروں سے چکا دیا جائے۔

(2) یہ صورت ممکن نہ رہے تو حکام یا برادری کے لوگ دو حکموں کے ذریعہ ان میں مصالحت کرا دیں تاکہ گھر میں نہیں تو خاندان ہی کے اندر محدود رہ کر جھگڑا ختم ہو سکے۔

(3) جب یہ بھی ممکن نہ رہے تو آخر میں معاملہ عدالت تک پہنچے، وہ دونوں کے حالات و معاملات کی تحقیق کر کے عادلانہ فیصلہ کر دے۔''

جاننا چاہیے کہ اس بل کے مندرجات پر بعد میں تبصرہ کیا جائے گا لیکن ابتداءً یہ جان لیا جائے کہ اگر اس نئے ڈھانچے کو نافذ کیا جائے تو اس کا سب سے بڑا اثر مرد کی حاکمیت پر پڑے گا۔

1۔ مرد حاکم کی جگہ عملاً محکوم بن جائے گا اور یہ فطرت کے عین مخالف ہے۔

2۔ اس بل سے طلاق کی شرح میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔

3۔ یہ عورتوں کے تحفظ کا کیسا قانون ہے جو ان سے خوشیاں چھین کر ان کی خوشگوار ازدواجی زندگی کو جہنم بناتا ہے۔

4۔ جب صرف ایک فون کال پر یہ قانون حرکت میں آ جائے تو یہ مزید نفرت کا باعث بنے گا۔

5۔ تحفظ نسواں بل میاں بیوی کے حقوق و فرائض کے توازن کو متاثر کرے گا تو ظاہر بات ہے کہ مردوں کے پاس قانونی دفاع کے لیے طلاق کے علاوہ کچھ نہیں۔

6۔ اس بل سے تشدد کی فضا اور بھی وسیع ہو جائے گی۔

7۔ طلاق کے بعد بچوں کی زندگی عام طور پر تباہ ہو جاتی ہے۔

8۔ امریکہ جیسے ممالک میں ان قوانین کی موجودگی کے باوجود عورتوں سے زیادتیاں، جبری زنا اور تشدد کے واقعات سب سے زیادہ پیش آتے ہیں۔

9۔ مغربی دنیا میں آج عورت کا کیا مقام ہے؟ اور مغرب کی نقالی میں ہمارا کیا حال ہوگا؟

تحفظ نسواں بل پر تبصرہ

چونکہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے، اس لیے کوئی قانون اسلام کے متصادم نہیں ہونا چاہیے جبکہ اس میں کئی باتیں قرآن وسنت سے متصادم ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(1)۔ ص 1، سطر 2 پر ''اصناف کے مابین مساوات'' کا مطلب یہ نہیں کہ تمام امور میں مرد وعورت برابر ہیں۔

مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں ''سورۃ البقرہ کی آیت 228 میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

''اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسا دستور کے مطابق (مردوں کا) عورتوں پر۔''

یعنی عورتوں کے حقوق مردوں کے ذمہ ایسے ہی واجب ہیں جیسے مردوں کے حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں ...... ہاں یہ ضروری نہیں کہ دونوں کے حقوق صورت کے اعتبار سے متماثل ہوں بلکہ عورت پر ایک قسم کے کام لازم ہیں تو اس کے مقابل مرد پر دوسری قسم کے کام ہیں۔ عورت امور خانہ داری اور بچوں کی تربیت وحفاظت کی ذمہ دار ہے تو مرد ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کسب معاش کا ذمہ دار ہے۔'' (معارف القرآن، ج2، ص395)

(2)۔ بل کے مسودے کے پہلے پیراگراف میں ''معاشرے میں ان کے حسب منشاء آزادانہ کردار ادا کرنے کے لیے خواتین کی حوصلہ افزائی کی جائے۔''

جب عورت کے نان ونفقہ اور خرچ واخراجات کا ذمہ دار مرد (شوہر) ہے تو بلا ضرورت عورت کے لیے گھر سے باہر نکلنا درست نہیں۔ پھر آزادانہ گھومنے پھرنے اور آزادانہ کردار کی کس طرح حوصلہ افزائی کی جا سکتی ہے۔ جبکہ ''حسب منشاء آزادانہ کردار'' سے روکنے کا حق شوہر کو حاصل ہے۔

(3)۔ تعریفات کے ضمن میں شق نمبر ''ای'' میں زیر کفالت بچہ میں لے پالک کو بھی شامل کیا ہے، حالانکہ شریعت میں میراث اور نان ونفقہ کے اعتبار سے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس کو حقیقی بیٹے کا درجہ دینا ناجائز ہے، یہاں تک کہ لے پالک اس شخص کی بیوی اور لڑکیوں کے لیے بھی نامحرم ہی رہے گا۔

(4)۔ تعریفات کے ضمن میں شق نمبر ''ایچ'' میں ''پھر'' لے

پالکی رشتے'' کا لفظ لایا ہے۔ معلوم نہیں لے پالک کے الفاظ بار بار کیوں لا رہے ہیں حالانکہ شریعت میں رشتے کے اعتبار سے اس کو کچھ مقام حاصل نہیں۔

⑤۔شق نمبر ''آر'' میں تشدد کے مفہوم کو بہت وسعت دی ہے، جب چاہے عورت شوہر کو جیل بھجوا سکتی ہے کہ مجھ پر نفسیاتی دباؤ ہے۔ وغیرہ

⑥۔ پروٹیکشن آرڈر 7، ص3، ذیلی شق نمبر 1، (اے، بی، سی) میں مرد کو عورت سے دور رہنے کا حکم دیا ہے حالانکہ شریعت نے تو طلاق رجعی میں بھی مرد و عورت کو اکٹھے رہنے کا حکم دیا ہے تاکہ دونوں کی ہر ممکن طریقے سے خوشیاں بحال ہو سکیں اور کوئی شخص صلح وغیرہ کی کوشش کرے۔

⑦۔ ص 4، شق نمبر (ڈی، ای) مرد کو جب گھر سے بھی نکالا جائے اور اس کے ٹخنہ یا کلائی پر بریسلٹ جی پی ایس ٹریکر پہنایا جائے، اولاً تو یہ قانون بنانا غلط ہے، دوسرا یہ کہ اس کا نتیجہ طلاق ثلاثہ کے ماسوا کیا نکلے گا۔ اس لیے کہ مرد سمجھے گا کہ جب اس عورت کی وجہ سے میری اتنی تذلیل ہو رہی ہے اور مجھے اپنے ذاتی گھر سے بھی نکالا جا رہا ہے تو کیوں اس عورت کو اپنے گھر سے طلاق ثلاثہ دے کر نہ نکال دوں۔

⑧۔ ص 4، (ایف) کسی شخص کو اپنے پاس قانونی اسلحہ رکھنے کی شریعت نے اجازت دی ہے، اسلحہ گھر میں رکھنے سے مراد یہ نہیں ہے کہ اس کے ذریعے بیوی، بیٹیوں کو قتل کر دے گا، بلکہ اسلحہ کا مقصد ذاتی دشمنوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے۔

⑨۔ ص 10 (شق نمبر 20) حکم عدولی کی سزا۔ (1) اور (2) میں کہا گیا ہے کہ جو قانون کی حکم عدولی کرے یا جی پی ایس ٹریکر کی کارکردگی کو غیر قانونی طور پر متاثر کر دے تو وہ ایک سال قید یا پچاس ہزار روپے سے دو لاکھ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔''

یہ شق بھی محل نظر ہے، اس لیے کہ جمہور کے قول کے مطابق جرمانہ لینا جائز نہیں ہے۔ (امام ابوحنیفہؒ و امام محمدؒ)

بہر حال اسلام نے خواتین کو بہت سے حقوق دیئے ہیں۔ عورت کو ماں، بہن، بیٹی کا درجہ حاصل ہے۔

عورت کو تحفظ صرف اور صرف اسلامی احکامات کی تعمیل ہی کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے۔

چونکہ اسلام نے مرد کو ''قوام'' (حاکم) قرار دیا ہے، یہ فطرت کے عین مطابق ہے، جو عورت فطرت سمجھتی ہے وہ کبھی بھی شوہر کو گھر سے نہیں نکال سکتی۔

اگر یہ بل تمام نقائص سے پاک ہو جائے تو ممکن ہے کہ مظلوم خاتون کی دادرسی کا ذریعہ بن جائے۔ اسلام کبھی بھی خواتین پر تشدد کا حامی نہیں۔ ☆☆☆

بقیہ: نظام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ

مولانا عبدالمالک، پیر سید ہارون علی گیلانی، مولانا محمد امجد خان، پیر سید محفوظ مشہدی، علامہ ثاقب اکبر، قاری محمد زوار بہادر، علامہ عارف حسین واحدی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حافظ عبدالرحمٰن مکی، خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ، علامہ امین شہیدی، حافظ عاکف سعید، قاری محمد یعقوب شیخ، سید وقاص جعفری، میاں مقصود احمد، حافظ ابتسام الٰہی ظہیر، مولانا خلیل الرحمٰن قادری، جناب ذکر اللہ مجاہد، محترمہ سکینہ شاہد، محترمہ عافیہ سرور، محترمہ ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی اور محترمہ زرافشاں فرحین پر مشتمل ایک سٹیرنگ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ نظام مصطفیٰ کانفرنس میں شریک تمام سیاسی و دینی جماعتیں، علماء و مشائخ اور خواتین نے فیصلہ کیا ہے کہ نظام مصطفیٰ ﷺ کے قیام کے لیے یہ سٹیرنگ کمیٹی برقرار رہے گی اور ایک بھرپور تحریک چلانے کے لیے تاریخوں کا اعلان کرے گی۔

11۔ علاوہ ازیں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک رہبر کمیٹی بھی تشکیل دی جائے گی جس کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

12۔ آج کی کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تحریک نظام مصطفیٰ کا آغاز راولپنڈی سے کیا جائے گا۔ جس کے لیے راولپنڈی، کراچی، پشاور، لاہور اور گلگت میں نظام مصطفیٰ کانفرنسز کا انعقاد کیا جائے گا اور اسلام آباد کی طرف ملین مارچ کیا جائے گا۔ ☆☆☆

بقیہ: زمانہ گواہ ہے

نے سری لنکا کو دبایا اور اسے پاکستان آنے ہی نہیں دیا۔ اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انڈیا کا ہمارے ساتھ طرز عمل کیا ہے؟ جہاں تک دشمنی، جنگ یا تعلقات بگاڑنے کا تعلق ہے تو ہم ہرگز اس کے حق میں نہیں ہیں لیکن ہم خاص طور پر حکومت سے کہنا چاہیں گے کہ ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ بھارت کے ساتھ ہماری دوستی ممکن نہیں ہے۔ اس لیے کہ بھارت کا اختلاف ہمارے ساتھ کسی ایشو پر نہیں ہے بلکہ ہمارے وجود پر ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ دھرتی ماتا کے ٹکڑے کر کے پاکستان بنایا گیا ہے۔

بریگیڈئیر(ر) غلام مرتضیٰ: آپ حالیہ واقعات دیکھیں کہ انڈیا پاکستان کا کس طرح گھیراؤ کر رہا ہے۔ مودی نے پہلے UAE کا دورہ کیا وہاں پر اس کی بڑی آؤ بھگت ہوئی، انڈین کمیونٹی سے خطاب کیا اور ایک بڑی مسجد کی تعمیر کے لیے فنڈ بھی دیئے۔ پھر وہ ایران چلا گیا اسعودی عرب جا کر وہاں کا سب سے بڑا سول ایوارڈ بھی لے آیا ہے۔ لہٰذا بتانا یہ مقصود ہے کہ ہمارے لیے یہ ممکن نہیں ہو رہا کہ ہم ایران اور سعودی عرب کے ساتھ تعلقات میں توازن رکھ سکیں لیکن انڈیا نے نہ صرف دونوں کے ساتھ تعلقات میں توازن رکھا ہوا ہے بلکہ وہ ایران، افغانستان، سعودی عرب اور UAE کے ساتھ سفارتی و تجارتی تعلقات بڑھا کر پاکستان کو Isolate کرنے اور سفارتی سطح پر تنہا کرنے کی پوری کوشش بھی کر رہا ہے جبکہ ہمارے سفارتی تعلقات ان ممالک کے ساتھ اس سطح پر فروغ نہیں پا رہے۔

ایوب بیگ مرزا: ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے گریبان میں جھانکیں۔ اگر ہمارے یہاں معاشی و سیاسی استحکام ہوگا تو لوگ ہم سے دوستی چاہیں گے۔ لیکن اگر ہم معاشی و سیاسی سطح پر عدم استحکام کا شکار ہوں گے تو ہمارے دوست بھی ہم سے دور ہٹتے چلے جائیں گے۔ یہ آج کے دور میں عام معاملہ ہے کہ ہم کیوں اس شخص کو اپنے پاس لائیں جو خود اپنے آپ کو سنبھال نہیں پا رہا؟ اگر آپ اپنے اندر طاقت پیدا کریں گے تو اسلامی ممالک کے علاوہ مالدیپ، سری لنکا وغیرہ جو انڈیا کے زیادہ قریب ہیں وہ بھی آپ کے قریب آجائیں گے لیکن دراصل ہم نے اپنے آپ کو کمزور کر کے لوگوں کو بتایا ہے کہ ہم سے تعلقات رکھنے کا آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

بریگیڈئیر(ر) غلام مرتضیٰ: پاکستان میں استحکام نہ تو جغرافیائی بنیادوں پر آ سکتا ہے اور نہ لسانی بنیادوں پر بلکہ جس بنیاد پر یہ ملک حاصل کیا گیا وہی اس کی وجہ جواز ہے اور اسی کی جانب پیش قدمی سے استحکام آ سکتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہم نے اب تک اس طرف کوئی پیش رفت نہیں کی۔ اگر ہم اس طرف پیش رفت کر لیتے تو اسلامی ممالک ضرور ہم سے تعلقات بہتر بنانے میں پیش قدمی کرتے۔ ☆☆☆

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

توبہ میں جلدی کیجیے!

مولانا عرفان اللہ حقانی

آج ہم گناہوں اور فتنوں کی جس دلدل میں پھنس چکے ہیں اُس سے نکلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے توبہ! اللہ رب العزت کا ارشاد پاک ہے’’مومنو! اللہ کے حضور صاف دل سے توبہ کرو، امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغ ہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کر دے گا۔‘‘(التحریم:66)

نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر کوئی نیک اور متقی نہیں ہو سکتا۔ نبی معصوم ہوتے ہیں، ان سے گناہ سرزد نہیں ہو سکتا لیکن حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’میں اللہ تعالیٰ سے روزانہ ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔‘‘

اب ہم ذرا اپنی حالت کو دیکھ کر اندازہ لگائیں کہ ہمیں توبہ استغفار کی کتنی ضرورت ہے۔ توبہ سے روکنے کے لیے عام طور پر شیطان انسان کو دو طرح کی پٹی پڑھاتا ہے۔ ایک تو یہ کہ ابھی تو بڑی عمر پڑی ہے، ابھی تو جوان ہیں، ابھی تو ہنسنے کھیلنے کے دن ہیں، مزے کرو، بعد میں توبہ کر لیں گے۔ تو سب سے پہلے تو ہمیں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ توبہ کی توفیق بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ آج اگر دل میں توبہ کا خیال پیدا ہو رہا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام ہے۔ اس کو غنیمت جانیں اور فوراً اس پر عمل کر لیں، کیا خبر کل یہ توفیق حاصل ہو یا نہ ہو۔

اگر ہم اپنے اردگرد دیکھیں تو ایسی بہت سی مثالیں نظر آئیں گی کہ لوگوں کو بڑھاپے میں یہاں تک کہ زندگی کے آخری ایام میں بھی توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوئی اور وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اُٹھائے قبروں میں چلے گئے۔ لہٰذا اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر آج ہم توبہ نہیں کرتے تو کل ہمیں توبہ کی توفیق ہو گی۔ گناہوں کی دلدل تو ایسی ہے کہ جب تک انسان اس میں سے نکلنے کی کوشش نہ کرے ہر لمحہ مزید گہرائی میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ ہر نیا آنے والا دن نہ صرف ہمارے گناہوں میں اضافہ کر رہا ہے بلکہ ان کو پختہ کر کے ہماری توبہ کو مشکل بنا رہا ہے اور ہمیں اللہ پاک سے دور کر رہا ہے۔ اسی لیے گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کسی آدمی کو اپنی موت کا علم نہیں، وہ اگلے لمحے بھی آ سکتی ہے اور جب وہ آتی ہے تو ایک لمحہ کی بھی مہلت نہیں ملتی۔ اس لیے یہ سوچ کر گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کر لیں گے بہت بڑی بے عقلی ہے۔ لہٰذا توبہ کو کل پر ٹالتے رہنا نفس و شیطان کا دھوکا ہے۔ نفس انسان کو یہ دھوکا اس لیے دیتا ہے کہ وہ اُن حرام لذتوں کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو توبہ کے بعد چھوڑنی پڑتی ہیں۔ تو اللہ کے واسطے ہم سب اپنے آپ کو نفس و شیطان کے ان حیلوں سے بچائیں جو وہ توبہ سے روکنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

دوسری پٹی شیطان یہ پڑھاتا ہے کہ تم نے اتنے گناہ کیے ہیں کہ تمہاری بخشش نہیں ہو سکتی یا تم گناہ تو چھوڑ نہیں سکتے اس لیے توبہ سے کوئی فائدہ نہیں۔

ایک بات کا جواب تو ہمیں ایک حدیث قدسی سے مل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’جو شخص ساری زمین بھر کر گناہ کر لے اور پھر میرے پاس آ جائے بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں اس کو اتنی ہی مغفرت عطا کروں گا جتنے اس کے گناہ تھے۔‘‘

اور فرمایا کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔ اس رحمت کے باعث اللہ پاک نہ صرف گناہ معاف فرما دیتے ہیں بلکہ’’جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔‘‘(الفرقان:8)

اس آیت سے توبہ کی یہ شرط بھی معلوم ہوتی ہے کہ توبہ کے بعد پھر گناہوں سے باز آ جائے، نیک اعمال کرے اور ماضی کے گناہوں کو بھول جائے کیونکہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ’’جس نے گناہ کے بعد توبہ کر لی وہ گویا بے گناہ ہو گیا۔‘‘

رہی دوسری بات کہ ہم گناہ نہیں چھوڑ سکتے تو اللہ پاک کی توفیق کے بغیر ہم واقعی گناہ نہیں چھوڑ سکتے۔ لیکن ہمارے کرنے کے دو کام ہیں۔ ایک تو پکا ارادہ کرنا اور دوسرا اخلاصِ نیت سے اللہ کے راستے میں کوشش کرنا اور اسی کے ہم مکلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’جو لوگ ہمارے راستے میں کوشش کرتے ہیں تو ہم اُن کے ہاتھ پکڑ کر اپنے راستے پر لے جاتے ہیں۔‘‘(العنکبوت:69)

حضرت یوسف علیہ السلام گناہ سے بچنے کے لیے دروازے کی طرف بھاگے، یہ جاننے کے باوجود بھی کہ دروازے پر تالے پڑے ہوئے ہیں تاکہ اللہ میاں سے کہہ سکیں کہ یا اللہ دروازے تک بھاگنا میرا کام تھا اور آگے دروازے کھولنا آپ کا کام۔ پھر فرمایا:’’اگر آپ نے مجھ سے ان کے فتنوں کو دور نہ فرمایا تو میں ان میں مبتلا ہو جاؤں گا اور اس کے نتیجے میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔‘‘(یوسف:33)

جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ میرے بندے نے اپنے حصے کا کام کر لیا تو دروازوں کے تالے ٹوٹ گئے اور دروازے کھل گئے۔ اگرچہ آج گناہوں سے، فحاشی سے، بے دینی سے بچنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا لیکن پھر بھی بھاگ کر تو دکھاؤ، پھر اللہ میاں سے کہو کہ یا اللہ! اب بچانا آپ کا کام ہے تو ان شاء اللہ ہمارے لیے بھی دروازے کھل جائیں گے۔ لیکن کچھ کریں تو سہی، قدم تو بڑھائیں۔ آج کا وقت بیٹھ کر انتظار کرنے کا نہیں بلکہ توبہ میں جلدی کرنے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرما رہے ہیں:

اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جلدی سے دوڑو، جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے اور وہ متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔(آل عمران:133)

حضور ﷺ نے بڑے پیارے انداز میں ہمیں یہی پیغام دیا ہے کہ سات چیزوں کے آنے سے پہلے جلد از جلد اچھے اعمال کر لو، جس کے بعد اچھا عمل کرنے کا موقع نہ ملے گا۔ کیا تم ایسے فقر و فاقہ کا انتظار کر رہے ہو جو بھلا دینے والا ہو؟ یا ایسی مالداری کا جو انسان کو سرکش بنا دے؟ یا ایسی بیماری کا جو تمہاری صحت کو خراب کر دے؟ یا سٹھیا دینے والے بڑھاپے کا؟ یا اس موت کا جو اچانک آ جائے؟ یا دجال کا؟ یا پھر قیامت کا؟

تو سن رکھو کہ قیامت جب آئے گی تو اتنی مصیبت کی چیز ہو گی کہ اس مصیبت کا کوئی علاج انسان کے پاس نہیں ہو گا۔ لہٰذا اس کے آنے سے پہلے پہلے نیک عمل کر لو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ آخرت میں ہم سے پوچھیں گے کہ’’کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو نصیحت حاصل کر لیتا، اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آ گیا تھا۔‘‘(فاطر:37)

ایک جگہ فرمایا:’’اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ واقع ہو، اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے

فرمانبردار ہو جاؤ، پھر تم کو مدد نہیں ملے گی۔'' (الزمر:54)

آج امت مسلمہ ذلت و رسوائی کے جس گڑھے میں گری ہوئی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اپنے دین کو چھوڑ دیا ہے، ہم نے اللہ اور رسول ﷺ کو بھلا دیا ہے۔

ہم سب مل کر اللہ کے سامنے گڑگڑائیں، اپنے اللہ کو راضی کر لیں۔ ہمیں چھوٹے بچوں سے سبق لینا چاہیے جنہیں اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ رونا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ اسی سے ہمارا کام بنے گا۔ ہمارے پاس بھی اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں کہ اپنے رب کے سامنے روئیں، گڑگڑائیں اور توبہ کریں کہ وہ اپنے محبوب ﷺ کی امت کو سنبھال لے جو کافروں کے ہاتھوں اپنے اعمال کے باعث ذلیل و رسوا ہو رہی ہے۔

ارے! یہ تو ہم ہی ایسے ظالم ناشکرے ہیں کہ اپنے اللہ سے منہ موڑ رکھا ہے اور وہ تو ایسا رحیم و کریم رب ہے کہ فرما رہا ہے:

''اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہونا، اللہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے، وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔'' (الزمر:53)

ذرا انداز تو دیکھیں! کس محبت سے ایک مالک اپنے نافرمان بندوں سے مخاطب ہے۔ اگر ہم اب بھی ایسے رب کو بھلا دیں تو ہم سے بڑا احسان فراموش اور کون ہوگا؟

جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو آسمانوں پر اس خوشی میں چراغاں کیا جاتا ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں کہ یہ چراغاں کیسا ہے تو جواب ملتا ہے کہ آج ایک بندے نے اپنے اللہ سے صلح کر لی ہے۔ فرشتے جب انسانوں کو اس طرح نافرمانیاں کرتے دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ اجازت دیں کہ ایسے نافرمانوں کو ہلاک کر دیں۔ سمندر کہتا ہے اجازت ہو تو میں ان نافرمانوں پر چڑھ جاؤں تو اللہ پاک فرماتے ہیں کہ تم میرے اور میرے بندے کے درمیان دخل نہ دو۔ میں اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کرتا ہوں۔

خدارا! غور کریں کہ آج ہم بے حسی کے کس مقام تک پہنچ چکے ہیں۔ کتے کو بھی جس در سے ایک وقت کی روٹی مل جائے تو وہ اُس در کا وفادار بن کر رہتا ہے۔ لیکن ہم نے اپنے مالک سے کتنی وفا کی جو ہمیں کھلا رہا ہے، پلا رہا ہے، سُلا رہا ہے، ان گنت نعمتیں عطا کر رکھی ہیں، ابھی بھی وقت ہے کہ ہم سب سچے دل سے توبہ کریں اور آئندہ کے لیے گناہوں سے باز آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں توبہ کی چند شرائط بتائی ہیں:

''اللہ انہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بُری حرکت کر بیٹھتے ہیں، پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر اللہ مہربانی کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو (ساری عمر) برے کام کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آ موجود ہو تو اس وقت کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ ان کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو کفر کی حالت میں مریں۔ ایسے لوگوں کے لیے ہم نے عذاب الیم تیار کر رکھا ہے۔'' (النساء:18,17)

یعنی توبہ صرف ان کی قبول ہوتی ہے جو نادانی اور جہالت میں غلطی کرتے ہیں۔

اور دوسرا یہ کہ جب غلطی ہو گئی تو پھر توبہ کرنے میں دیر نہیں کرتے اور انہیں اپنے گناہ پر ندامت ہوتی ہے۔

اور تیسرا یہ کہ سب کچھ اللہ کی مہربانی سے ہوتا ہے یعنی توبہ کی توفیق بھی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں یعنی وہ تو دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔'' (فاطر:38) اس لیے توبہ کے لیے خلوصِ نیت بھی شرط ہے۔

اور ایک شرط یہ ہے کہ توبہ کے بعد اعمال صالحہ اختیار کرے۔

توبہ اجمالی و توبہ تفصیلی

ایک توبہ اجمالی ہے اور ایک تفصیلی۔ اجمالی توبہ کے لیے دو رکعت صلوٰۃ التوبہ کی نیت سے پڑھ کر سابقہ زندگی کے تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے اجمالی طور پر عاجزی اور زاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور عزم کریں کہ آئندہ ان گناہوں کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔ توبہ تفصیلی یہ ہے کہ جتنے غلط کام ماضی میں کیے ہوں اور ان کی تلافی ممکن ہو تو ان کی تلافی کی کوشش کی جائے۔ یعنی جو فرائض رہ گئے ہیں ان کو ادا کرنے کا اہتمام کریں اور اگر کسی کی کوئی مالی یا جانی حق تلفی کی تو اس کا ازالہ کریں یا کسی کو ناحق تکلیف پہنچائی تو اُس سے معافی مانگیں اور توبہ کے بعد پھر ہر قسم کے گناہ سے بچیں۔ اگر کبھی نادانی سے غلطی ہو جائے تو پھر فوراً توبہ کر لیں اپنی ظاہری و باطنی اصلاح کی ہر طرح سے کوشش کرتے رہیں۔ حضور ﷺ نے ہمیں یہ دعا تلقین فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ یَوْمَنَا خَیْراً مِّنْ اَمْسِنَا وَغَدَنَا خَیْراً مِّنْ یَّوْمِنَا))

''اے اللہ! ہمارے آج کو گزشتہ کل سے بہتر بنا دیجیے اور ہمارے آئندہ کل کو آج سے بہتر بنا دیجیے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

اہم اعلان

بسلسلہ کُلّیۃ القُرآن لاہور (قرآن کالج)

درس نظامی (8 سالہ کورس) کے درجہ اولیٰ میں داخلے کے خواہشمند طلبہ اور ان کے والدین نوٹ فرما لیں کہ بعض انتظامی اور درسی وجوہ کے پیش نظر کلیۃ القرآن میں نئے داخلوں کی پالیسی میں اہم تبدیلیوں کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس فیصلے کے مطابق اس سال سے:

1 صرف میٹرک پاس طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔
2 داخلے رمضان المبارک کی 15 تاریخ تا شوال کی 10 تاریخ جاری رہیں گے۔
3 داخلوں کے تفصیلی شیڈول کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔
4 مفت رہائش، کھانے اور مفت تعلیم کی سہولت صرف مستحق اور ذہین طلبہ کو دی جائے گی۔
5 درس نظامی کے طلبہ کے لیے ایف اے، بی اے اور ایم اے کی ریگولر کلاسز کا انتظام بھی ہے۔

المعلن: پرنسپل کلیۃ القرآن، اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

رابطہ: 0301-4882395 042-35833637

Panama Papers hack was a U.S. operation: Notice how no U.S. names appear in the list?

On Monday, a bombshell story of the year in the making and which will have major implications for scores of people broke: Leaders, heads of state, drug dealers and other criminal enterprises are using a number of tax havens around the world to hide wealth and conduct illegal monetary transactions.

According to Fusion – which played a major role in assisting in the investigation of what has become known as the "Panama Papers" – the names involved amount to "the WikiLeaks of the mega-rich" and include leaders from the Middle East, Europe and Africa.

It is being called the "Panama Papers" — a trove of 11.5 million leaked internal documents from the Panamanian law firm Mossack Fonseca, showing how hundreds of thousands of people with money to hide used anonymous shell corporations across the world. Fusion's investigative unit was one of the more than 100 media organizations that dove into the files — and found drug dealers, arms traders, human traffickers, fraudsters. We also found no shortage of politicians or their family members.

Perhaps oddly, though, missing from the list of names are any officials from the United States or any known criminal enterprises known to operate in the U.S. and Israel.

What's more, according to Breitbart News, the leak of the Panama Papers was facilitated, in part, by a group funded by billionaire George Soros, as the mainstream media focuses primarily on the connection of several of the individuals to Russian President Vladimir Putin.

As Breitbart London noted further that despite the high profile figures directly implicated in the Panama Papers leak – the largest financial leak in history – the mainstream media has been leading on the tenuous links to Russian President Vladimir Putin. Indeed, the International Consortium of Investigative Journalists (ICIJ), which has facilitated the leak, leads with a picture of Mr. Putin on its website with the headline: "Offshore network tied to Putin".

Some of the high-profile names include Argentinian President Mauricio Macri, who came to office promising, among other things, to fight corruption; former Iraqi Prime Minister Ayad Alawi; Icelandic Prime Minister Sigmundur David Gunnlaugsson; King Salman bin Abdulaziz of Saudi Arabia; President Petro Poroshenko of Ukraine, and others. There are connections to Putin – sort of. The links are not actually to him, but to members of his inner circle.

The real questions become: How did a German news organization that began the investigation come into possession of the information? And who benefits, ultimately, from the revelations?

Breitbart provides some insight.

"[ICIJ], which describes itself as 'a global network of more than 190 investigative journalists in more than 65 countries who

collaborate on in-depth investigative stories' lists as some of its recent financial funders," including the Open Society Foundation, funded primarily by the Hungarian Jew, George Soros, who is also backing Hillary Clinton for president."

"The Open Society Foundations back hundreds of pro open borders, mass immigration groups across the European Union, United Kingdom, and United States of America," Breitbart noted.

Also listed as a recent donor to ICIJ is the Left-wing Ford Foundation, which "has funded everything from Sesame Street to the radical TV show Democracy Now."

There are many other groups, like the Pew Charitable Trust, but they all fund left-wing political causes and issues, so it seems as though this may be an attempt to bleed political opponents financially.

For instance, this Fusion report noted that those involved may be hiding between $21 and $32 trillion in tax havens – more than the entire U.S. national debt – according to data from the World Bank, IMF, UN and central banks of 139 countries.

The men who founded the Panamanian firm – Ramon Fonseca and Jurgen Mossack – "are captains in an offshore industry that has had a major impact on the world's finances since the 1970s," the report noted. "As their business has grown to encompass more than 500 employees and collaborators, they've expanded into jurisdictions around the world – including parts of the United States."

The reasons why all of this graft, corruption and greed is being exposed now most definitely has a purpose, but what, exactly, is not clear yet.

Source adapted from: ***Interactive.Fusion.net; Breitbart.com***

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

مقامی تنظیم ٹوبہ کے تحت ماہانہ خطاب

29 مارچ بعد نماز مغرب جامع مسجد طوبیٰ شالیمار ٹاؤن میں ''اسلام اور پاکستان'' کے موضوع پر انجینئر مختار فاروقی نے خطاب فرمایا۔ پروگرام سے قبل رفقاء نے ہینڈ بل کے ذریعے دعوت دی۔ محترم فاروقی نے موضوع پر نہایت سلیس اور عام فہم انداز میں گفتگو کی جسے سامعین نے بڑی دلچسپی اور انہماک سے سنا۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اسے اپنا نائب بنایا اور اس کو ذمہ داریاں دیں کہ دنیا میں عدل وانصاف ہو، کسی پر ظلم نہ ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دعوت وتبلیغ کی، باطل سے جنگیں لڑیں اور بالآخر دین اسلام کو خطۂ عرب پر نافذ کر کے ایک نمونہ پیش کر دیا۔ مسلمانوں کی تاریخ کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ خلافت راشدہ کے بعد بنوامیہ کا دور آیا۔ پھر بنوعباس کا دور آیا، پھر زوال آیا بعدازاں اللہ تعالیٰ نے تاتاریوں کو اسلام کا جھنڈا اٹھانے کا موقع دیا۔

محمد بن قاسم کے ذریعے ہندوستان میں اسلام پھیلا۔ بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ پھر انگریز نے مسلمانوں سے حکومت چھینی۔ انگریزوں کے خلاف آزادی کی تحریک چلی لیکن ناکام ہوئی۔ علامہ اقبال نے نظریۂ پاکستان دیا۔ قائداعظم نے مسلمانوں کی قیادت کی۔ بالآخر 27 رمضان المبارک کی شب اللہ تعالیٰ نے ایک آزاد ملک پاکستان عطا فرما دیا۔ یہ ملک ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا اب اس کی بقا اور استحکام کا انحصار نفاذ اسلام پر ہے۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنی صلاحتیں اس ملک میں عدل وانصاف کے قیام کے لیے لگائیں۔ یہاں ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ ہو، اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ یہاں اسلامی نظام نافذ ہو۔ تقریباً 65 افراد نے اس پروگرام کو سنا اور سراہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے توفیق بخشے (آمین) (رپورٹ: غلام نبی)

ضرورت رشتہ

لاہور میں رہائش پذیر راجپوت فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 26 سال، شرعی پردہ کی پابند، تعلیم بی اے بی ایڈ، رجوع الی القرآن کے ایک سالہ کورس میں زیر تعلیم کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0323-1483373 0332-9449514

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ حیدرآباد لطیف آباد کے رفیق محترم سید وجاہت علی کی والدہ بیمار ہیں

☆ حلقہ حیدرآباد لطیف آباد کے رفیق ذیشان علی کے والد بیمار ہیں

☆ حلقہ حیدرآباد لطیف آباد کے رفیق عبدالحسیب فالج کی بیماری میں مبتلا ہیں

☆ معتمد حلقہ جنوبی پنجاب شوکت حسین انصاری کے سالے کی ٹانگ کا فریکچر ہو گیا ہے

اللہ تعالیٰ سب بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

دعائے مغفرت إنا لله وإنا إليه راجعون

☆ تنظیم اسلامی ممتاز آباد کے رفقاء محمد ظفر اقبال اور طاہر اقبال کی دادی وفات پا گئیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا وَاَدْخِلْهَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهَا حِسَابًا يَسِيْرًا

50 سے زائد مختلف مضامین پر 20 اہل علم و مدرسین سے استفادے کا نادر موقع......!

مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت، تنظیمِ اسلامی پاکستان کے تحت
ناگزیرِ علمِ دین اور درسِ قرآن کے لیے درکار بنیادی علوم کی تحصیل کے لیے

تیس 30 روزہ قرآنی تربیت گاہ
برائے مدرسینِ تنظیمِ اسلامی

کا انعقاد

20 شعبان المعظم تا 20 رمضان المبارک 1437ھ
(بمطابق 27 مئی تا 25 جون 2016ء)
قرآن اکیڈمی یٰسین آباد کراچی میں کیا جا رہا ہے۔ ان شاء اللہ

مضامین تدریس * علومِ قرآن (53 گھنٹے) * متعلقاتِ دورۂ ترجمۂ قرآن (68 گھنٹے) * علومِ حدیث (22 گھنٹے) * علومِ فقہ (10 گھنٹے) * علومِ عقیدہ (17 گھنٹے) * علومِ تزکیہ و احسان (15 گھنٹے) * فکری و تحریکی لٹریچر (24 گھنٹے) * دیگر (9 گھنٹے)

اہلیت برائے داخلہ * ملتزم رفیق (جو درس و تدریس سے وابستہ ہوں) ☆ بنیادی عربی گرامر و ترجمۂ قرآن سے واقفیت

داخلے کا طریق کار * داخلہ فارم تنظیم کی ویب سائٹ یا دفتر حلقہ سے حاصل کریں اور مورخہ 10 مئی 2016ء تک مقامی امیر اور امیر حلقہ کی سفارشات کے ساتھ مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت کو بذریعہ ڈاک یا ای میل markaz@tanzeem.org پر ارسال کریں۔
* داخلے کے حتمی فیصلے کا اختیار مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت کے پاس محفوظ ہے۔

تفصیلات کے لیے رابطہ فرمائیں
* جناب اشفاق ندیم (مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت)
(موبائل: 0332-4178275، ای میل: markaz@tanzeem.org)
* جناب حارث احمد (قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، کراچی)
(موبائل: 0300-2225354، ای میل: haris@quranacademy.com)

نوٹ: تعلیمی مواد کی فراہمی اور قیام و طعام کے اخراجات ادارے کے ذمہ ہوں گے، واضح رہے تربیت گاہ میں دستیاب نشستوں کی تعداد فقط پچاس (50) ہے۔

المعلن: مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت، مرکز تنظیم اسلامی، گڑھی شاہو، لاہور 36366638 042-36316638

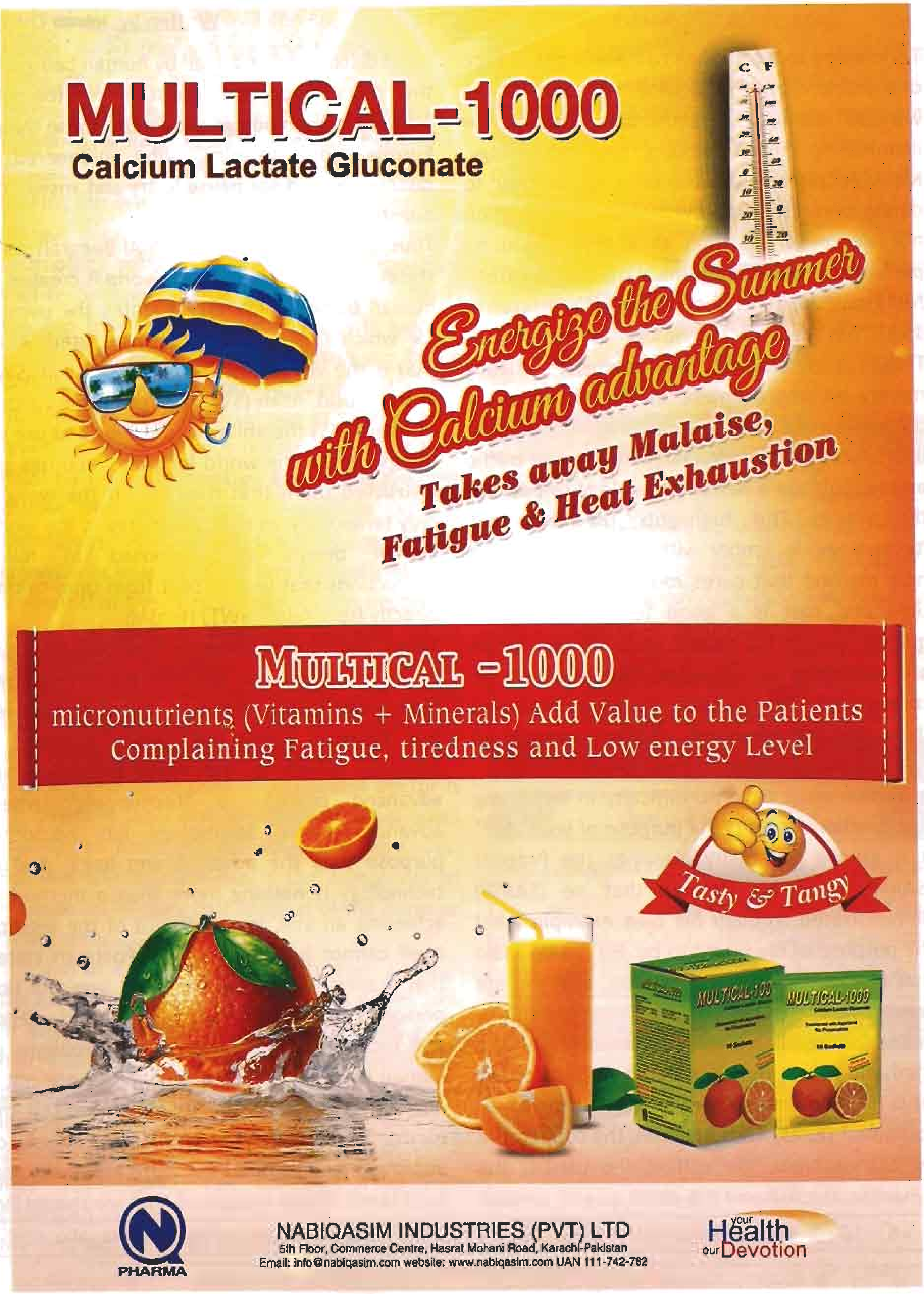
MULTICAL-1000
Calcium Lactate Gluconate
Energize the Summer with Calcium advantage
Takes away Malaise, Fatigue & Heat Exhaustion
MULTICAL -1000
micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level
Tasty & Tangy
PHARMA
NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762
your Health our Devotion